

نمازِ اہل السنۃ والجماعۃ

متکلم اسلام مولانا
محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

فہرست

چند گزارشات

الحمدللہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادِہ الذین اصطفٰی اما بعد!

اللہ رب العزت اس کائنات کے خالق و مالک ہیں۔معبود ہونے کی حیثیت سے جو عبادات انسان پر لازم قرار دی ہیں،ان سب میں اہم ''نماز'' ہے۔انسان دن میں پانچ مرتبہ سربسجود ہوکر اپنے عابد اور اللہ تعالی کے معبود ہونے کا اقرار کرتا ہے۔قرآن کریم میں نماز کا صراحتاً تذکرہ تقریباً ایک سو نو بار کیا گیا ہے۔اسی اہمیت کے پیش نظر نماز کو بہت عظیم درجہ دیا گیا ہے۔چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ .

(الترغیب والترہیب للمنذری ج 1ص 246)

ترجمہ: نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مقام جسم میں ہوتا ہے۔

اہل السنّت والجماعت حنفیہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کرتے چلے آرہے ہیں، لیکن بعض لوگ اہل السنّت والجماعت احناف کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان کی نماز دلائل شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔اس منفی پروپیگنڈہ کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ملک و بیرونِ ملک سے احباب کا اصرار تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز کے ارکان وافعال پر دلائل ہوں۔اس موضوع پر حضرات اکابر کی کتب موجود تھیں مثلا........

(۱) نماز مسنون کلاں از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) نماز پیمبر ﷺ از ڈاکٹر مولانا محمد الیاس فیصل مدظلہ

(۳) صلوات الرسول ﷺ از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی مدظلہ

(۴) نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز از مولانا مفتی جمیل احمد نذیری رحمۃ اللہ علیہ

(۶) مستند نماز حنفی از مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

جو اس موضوع پر کافی وافی ہیں، مگر ان میں بعض کتب طویل اور بعض میں دلائل کے ساتھ ساتھ ان کے احکام وغیرہ سے بھی بحث تھی۔لہٰذا ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ کتاب کو پڑھتے وقت ہماری چند گزارشات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز پر دلائل کو مثبت اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔

(۲) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' میں ہم نے احکام سے بحث کرنے کی بجائے صرف دلائل کو ذکر کیا ہے۔

(۳) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' ہم نے کسی خاص فرقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر نہیں کی بلکہ اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

(۴) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' محض اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو بیان کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ ہمارے دیگر حضرات مثلاً مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے طریقہ ہائے نماز ان کی کتب میں دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ اپنے ائمہ کی تحقیق کے مطابق کرتے رہیں۔

(۵) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' کی تالیف میں کتب کے حوالہ جات اور ترتیب میں حتی الوسع احتیاط کی کوشش کی گئی ہے۔تاہم بشری تقاضا کے تحت اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں، ان شاءاللہ ہم دیانتداری سے اس کا ازالہ کریں گے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

اوقات نماز

فجر کا وقت:

1- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
وَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ. (۱)
ترجمہ: نماز صبح کا وقت صبح صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَآخِراً..... وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نماز کے اوقات کے لئے اول اور آخر ہے۔ فجر کے وقت کی ابتداء طلوع فجر سے ہے اور اس کا آخر وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

ظہر کا وقت:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِالْعَصْرُ .(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت سے ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (اور اس وقت ختم ہوتا ہے) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔

(۱)(صحیح مسلم ج1ص 223باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 40,39 ابواب الصلوۃ باب نمبر 2 بلا ترجمہ،مسند احمد ج 7 ص 28 رقم الحدیث 7172)　(۳)(صحیح مسلم ج 1 ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس)

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ سَاَلَ اَبَاھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَا اُخْبِرُکَ صَلِّ الظُّھْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ وام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں۔انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، نماز ظہر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہاری مثل ہوجائے اور عصر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہوجائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز ظہر کا وقت تو زوال کے بعد شروع ہوجاتا ہے لیکن نماز مؤخر کر کے پڑھنی چاہیے اور آخرِ وقت مثلین تک ہے یعنی جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہوجائے۔

عصر کا وقت:

نماز ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی۔

(۱)(موطا امام مالک ص 5 ص 6 وقوت الصلوۃ) (۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 82 ، باب من ادرک من الصلاۃ رکعۃ)صحیح مسلم ج 1 ص 221 باب من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک تلک الصلوۃ)

مغرب کا وقت:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاص رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو۔

2- عَنْ سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَع رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.(۲)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج غروب ہوجاتا اور پردہ میں چھپ جاتا۔

3- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے: ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِیْنَ اُذْھِبَ بَیَاضُ النَّھَارِ وَھُوَالشَّفَقُ. (۳)

ترجمہ: پھرعشاء کی اذان کہے جب دن کی سفیدی چلی جائے اور وہ شفق ہے۔

4- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔اس میں ہے: وَیُصَلِّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعِشَاءَ حِیْنَ یَسْوَدُّ الْاُفُقَ.(۴)

---

(۱)(صحیح مسلم ج ا ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس) (۲)(صحیح مسلم ج1ص 228باب بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس،صحیح البخاری ج 1 ص79باب وقت المغرب) (۳)(المعجم الاوسط للطبرانی ج5ص122رقم الحدیث 6787،مجمع الزوائد للھیثمی ج2ص42 با ب بیان الوقت، رقم الحدیث 1686)

(۴)(سنن ابی داؤد ج 1ص63باب فی المواقیت،صحیح ابن حبان ص 492 ذکر البیان بان المصطفی لم یسفر بصلوۃ الغداۃ رقم الحدیث 1494)

ترجمہ: اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہو جاتا ہے اور شفق ابیض (سفیدی) کے ختم ہونے تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت:

عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے طلوع فجر تک رہتا ہے۔

1- امامت جبرئیل علیہ السلام والی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں:

وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ. (۱)

ترجمہ: اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہوگئی تھی۔

2- **عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ؟ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ. (۲)**

ترجمہ حضرت عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کا آخری وقت کون سا ہے؟ فرمایا طلوع فجر۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 62 باب فی المواقیت)

(۲)(شرح معانی الآثار ج 1 ص 118 باب مواقیت الصلوۃ)

مستحب اوقات

فجر کا مستحب وقت:

1- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا فجر خوب اجالا کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔

حاشیہ: امام محدث جمال الدین محمد ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مضمون کی احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت بلال، حضرت انس، حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابن مسعود، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حواء الانصاریہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ (۲)

2- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِبِلَالٍ اَسْفِرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَرَى الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ. (۳)

ترجمہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہاں تک کہ لوگ روشنی کی وجہ سے اپنے تیراندازی کے نشان دیکھ لیں۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 40 باب ما جاء فی الاسفار بالفجر، سنن ابی داؤد ج 1 ص 67 باب فی وقت الصبح، سنن النسائی ج 1 ص 94 باب الاسفار)

(۲)(نصب الرایہ للزیلعی ج 1 ص 304)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1 ص 511 حدیث 1001، المعجم الکبیر للطبرانی ج 3 ص 151 حدیث 4288)

نماز ظہر کا مستحب وقت

گرمیوں میں نماز ظہر کا مسنون وقت:

1- عَنِ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْرِدُوْابِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ. (۱)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّالْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیا کرو، کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔“

نوٹ: امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مضمون (ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا) کی احادیث حضرت ابوسعید، حضرت ابوذر، حضرت ابن عمر، حضرت مغیرہ، حضرت صفوان، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔(۳)

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 77 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص 77 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، سنن ابی داؤد ج 1 ص 64 باب فی وقت صلوة الظهر ،صحیح مسلم ج 1 ص 224 باب استحباب الابراد بالظهر،سنن النسائی ج 1 ص 87 الابراد بالظهر ..،جامع الترمذی ج 1 ص 40 باب ماجاء فی تاخیر الظهر فی شدة الحر.،سنن ابن ماجه ج 1ص 49 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص 40)

سردیوں میں نمازظہر کامستحب وقت:

1- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.(۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھےاور سردی کے موسم میں جلدی ادافرماتے تھے۔

عصر کامستحب وقت:

1- عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِیْلاً لِلظُّهْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلاً لِلْعَصْرِ مِنْهُ. (۲)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،فرماتی ہیں:"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم لوگوں سے جلدی پڑھ لیتے تھےاور تم عصر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی پڑھ لیتے ہو۔"

2- عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِیْنَۃَ فَکَانَ یُؤَخِّرُالْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً. (۳)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو مؤخر کرکے پڑھتے تھے جب تک سورج سفید اور صاف رہتا۔

---

(۱)(سنن النسائی ج 1ص87باب تعجیل الظهر فی البرد،صحیح البخاری ج 1ص124 باب اذا اشتد الحر یوم الجمعه) (۲)(جا مع الترمذی ج 1 ص42 باب ما جاء تاخیر صلوة العصر ،مسند احمد ج18ص286 رقم الحدیث 26526) (۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص65 باب فی وقت صلوة العصر،سنن ابن ماجه ج1 ص 46 کتاب الصلوة. ابواب مواقیت الصلوة)

3- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:... فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ الحدیث. (۱)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز عصر پڑھو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ عصر کو مؤخر کر کے پڑھا جائے لیکن اتنا مؤخر بھی نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے۔

مغرب کا مستحب وقت:

غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر ادا کرنا مستحب ہے:

1- عَنْ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہما قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (۲)

ترجمہ: حضرت سلمۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورج چھپتے ہی مغرب پڑھ لیتے تھے۔

2- حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ. (۳)

ترجمہ: میری امت بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک وہ لوگ مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہیں کریں گے کہ ستارے نکل آئیں۔

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 222 باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 79 باب وقت المغرب)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 66 باب فی وقت المغرب، سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 50 باب وقت صلوۃ المغرب)

عشاء کا مستحب وقت:

نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

1- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوْا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔''

2- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَلَا یُبَالِیْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ. (۲)

ترجمہ: عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا: نصف رات تک

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص42 باب ماجاء فی تاخیر العشاء الآخرۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1ص77 باب وقت الظهر عند الزوال)

اوقات ممنوعہ

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد:

1- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَالْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

نوٹ: اس مضمون کی احادیث حضرت عمر بن خطاب ،حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔(۲)

2: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَابَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت موکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص82.83 باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس ،صحیح مسلم ج1ص275 باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص 82 باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس،صحیح مسلم ج 1ص275 باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا،جامع الترمذی ج1 ص45 باب ما جاء فی کراھیۃ الصلوۃ بعد العصر)

(۳)(جامع الترمذی ج1ص96 باب ما جاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس)

صبح صادق کے بعد:

صبح صادق کے بعد فجر کی دوسنتوں کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

غروب آفتاب کے بعد:

غروب آفتاب کے بعد مغرب کے فرائض سے پہلے نفل پڑھنا ممنوع ہے:

1- **عَنْ طَاؤسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَارَأَيْتُ اَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهِمَا. (۲)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتا ہو۔“

2- **عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ طُفْنَا فِیْ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْنَاهُنَّ هَلْ رَأَيْتُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ هَاتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يُؤَذِّنُ**

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 250 واللفظ لہ باب استحباب رکعتی الفجر، صحیح البخاری ج 1 ص 157 باب التطوع بعد المکتوبۃ، جامع الترمذی ج 1 ص 96 باب ما جاء لا صلوۃ بعد الفجر الا رکعتین)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 189 باب الصلوۃ قبل المغرب، مسند عبد بن حمید ص 256 رقم الحدیث 804، الکنی والاسماء للدولابی ج 1 ص 463 رقم الحدیث 1640)

الْمُؤَذِّنُ فَقُلْنَ لَا.(۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پوچھتے کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا جب مؤذن اذان دیتا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

3- عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَا صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.(۲)

ترجمہ: منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔

خطبہ کے وقت:

1- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ وَیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ اَوْیَمُسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی. (۳)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر

---

(۱)(مسند الشامیین للامام الطبرانی ج 3ص 212راقم الحدیث 2110)

(۲)(کنز العمال ج8 ص25 المغرب و ما یتعلق بہ، رقم الحدیث 21809،اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج2 ص 408 باب الصلاۃ قبل المغرب و بعدھا، رقم الحدیث 2332،مصنف عبد الرزاق ج2 ص289باب الرکعتین قبل المغرب رقم الحدیث 3998)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص 121. 124باب الدھن للجمعۃ)

میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جا کر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

2- حضرت نبیشہ الہذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَالَهٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَهٗ وَكَلَامَهٗ (۱)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کر لے۔

3- **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ.(۲)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

طلوع،غروب،زوال:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

---

(۱)(مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599،غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعۃ من الغسل و غیرہ)

(۲)(مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120 ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

1- جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2- عین زوال کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل جائے۔

3- جب سورج غروب کے قریب ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 276 الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها ،جامع الترمذی ج 1ص200 باب ما جاء فی کراهیة الصلوة علی الجنازة ،الجمع بین الصحیحین للحمیدی ج3 ص351 رقم الحدیث 2993)

اذان کا بیان

اذان کے کلمات:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْد رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَاتَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مَاهُوَخَيْرٌ مِنْ ذَالِکَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰی قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَلَمَّااَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَارَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَالَرُءْ يَاحَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَارَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ ذَالِکَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ وَيَقُوْلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْرَأَيْتُ مِثْلَ مَا اُرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ . (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص79 باب كيف الاذان ،مسند احمد ج 13ص30،31 رقم الحديث 16430 ،سنن ابن ماجة ج 1ص51 باب بدء الاذان ،صحيح ابن حبان ص 532 ذكر الخبر المصرح بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو الذی امر بلالا.. رقم الحديث 1679 ،صحيح ابن خزيمة ج 1 ص 223 رقم الحديث 370)

کونماز کے لیے جمع کرنے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا نماز کے لئے لوگوں کو بلائیں گے تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس سے بہتر الفاظ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا یوں کہا کرو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... الخ. جب میں صبح کو اٹھا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا وہ آپ ﷺ کو سنایا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ۔

تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر جو کلمات دیکھے ہیں ان کو سکھلا دو۔ اور وہ ان الفاظ کو اذان کی شکل میں کہتے جائیں۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز رکھتے ہیں۔ تو میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ان کو ان کلمات کی تلقین کرنے لگا اور وہ اذان دیتے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں تھے تو جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جو (اذان) اب سن رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے۔

اقامت کے کلمات:

اقامت کے کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں لیکن اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد کلمہ "قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ" دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے۔

1- اِنَّ ابْنَ مُحَیْرِیْزٍ.... سَمِعَ اَبَامَحْذُوْرَۃَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً. (۱)

(۱) (شرح معانی الآثار ج 1 ص 102 باب الاقامۃ کیف ھی؟)

ترجمہ: ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

سنن ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اقامت کے ان سترہ کلمات کا ذکر یوں ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ. (۱)

2- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں فرشتے کے اذان واقامت سکھانے کا ذکر ہے۔اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

”ثُمَّ اَمْھَلَ ھُنَیَّۃً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَھَا اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ: زَادَ بَعْدَ مَاقَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ. (۲)

ترجمہ: اذان کہنے کے بعد فرشتہ تھوڑی دیر رکا پھر کھڑا ہوا اور اذان کی مثل کلمات کہے لیکن:

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کے کلمات زیادہ کہے۔

3- **عَنْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ سَلْمَۃَ بْنَ الْاَکْوَعِ** رضی اللہ عنہ **کَانَ**

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2ص312،313 ماجاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو؟رقم الحدیث2132 ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص52 باب الترجیع فی الاذان)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص82 باب کیف الاذان ،السنن الکبریٰ للبھیقی ج 1ص 391 باب استقبال القبلۃ بالاذان و الاقامۃ ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص447 رقم الحدیث 16691 ،جامع المسانید ج 1ص 299 تا ص 301)

يُثَنِّى الْاِقَامَةَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات دوہرے کہا کرتے تھے (یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے آخر تک تمام کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے)

4- مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی اقامت بھی مثنیٰ مثنیٰ (دوہری) ہے۔(۲)

فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کا اضافہ:

1- حضرت ابومحذورۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. (۳)

ترجمہ: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دو تو اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا کرو۔

2- **عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِىْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.** (۴)

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص320 من كان يشفع الاقامة ويرى ان يثنيها ، رقم الحديث 2150،شرح معانی الآثار ج 1ص102 باب الاقامة كيف هی؟)

(۲)(شرح معانی الآثار للطحاوی ج 1ص 101 باب الاقامة كيف هی؟ ،مصنف عبد الرزاق ج 1 ص346 باب بدء الاذان، حديث 1794)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص79 باب كيف الاذان ،السنن الكبرى للبيهقی ج 1ص422 باب التثويب فی اذان الصبح)

(۴)(السنن الكبرى للبيهقی ج 1ص423 باب التثويب فی اذان الصبح،صحيح ابن خزيمة ج 1ص 233باب التثويب فی اذان الصبح، رقم الحديث 386)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" بھی کہا کرے۔

اذان واقامت کا طریقہ:

1- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبِلَالٍ. یَا بِلَالُ! اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِکَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ. (۱)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے بلال! جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور جب اقامت کہے تو جلدی جلدی کہا کر۔

2- عَنْ عَمَّارِبْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَبِلَالاً اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمار بن سعد رضی اللہ عنہ (مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر اذان دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمل تمہاری آواز کو بلند کرے گا۔

اذان واقامت کا جواب:

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر. ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص48 باب ماجاء فی الترسل فی الاذان ،مسند عبد بن حمید ص 310 رقم الحدیث 1008 ،السنن الکبری للبھیقی ج 1 ص428 باب ترسیل الاذان و حذم الاقامۃ)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج1 ص52 باب السنۃ فی الاذان)

اِلَّا اللّٰہُ . قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ قَالَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے تو تم بھی اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو(اسی طرح آخر اذان تک اس کا جواب ذکر کیا) پھر فرمایا جو یہ دل سے کہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

2- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ اَوْعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَاوَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِحَدِیْثِ عُمَرَفِی الْاَذَانِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اور پوری اقامت میں اسی طرح کلمات کو دہراتے رہے جیسا

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 167 باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما یقول اذا سمع الموذن ،صحیح ابن خزی مة ج1 ص 248باب ذکر فضیلة هذا القول عند سماع الاذان، رقم الحدیث 417 ،صحیح ابن حبان ص 535 ذکر ایجاب دخول الجنة...، رقم الحدیث1685)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما یقول اذا سمع الاقامة ،السنن الکبری للبیهقی ج 1 ص 411 باب ما یقول اذا سمع الاقامة، کنزالعمال ج 8ص 169 اجابة المؤذن، رقم 23258)

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اذان کے جواب میں اسے دہرانے کا ذکر ہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًامَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ" حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دعا کا ترجمہ یہ ہے۔اے اللہ!اے اس دعوت کاملہ اوراس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کووسیلہ اور فضیلت عطا فرما اورانہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے"

سنن کبریٰ بیہقی وغیرہ میں "**اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ**" (بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا) کے الفاظ قوی سند سے آئے ہیں۔(۲)

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص86 باب الدعاء عند النداء ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما جاء فی الدعاء ،جامع الترمذی ج 1ص 51 باب منه[ای ما یقول اذا اذن المؤذن])

(۲)(السنن الکبری للبیهقی ج 1ص 410 باب ما یقول اذا فرغ من ذلک ،کتاب الدعوات الکبیر للبیهقی ج 1ص 34،احیاء علوم الدین للغزالی ج 1ص 182 کتاب اسرار الصلاة، الباب الاول)

تعداد رکعات

فرض نمازوں کی تعداد رکعات:

فجر..................................دو رکعات

ظہر..................................چار رکعات

عصر..................................چار رکعات

مغرب..............................تین رکعات

عشاء...............................چار رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے۔ علاوہ ازیں کتب حدیث میں یہ تعداد مفصلاً مذکور ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث نقل کی جاتی ہے:

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ جِبْرَائِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ وَذٰلِکَ دُلُوْکُ الشَّمْسِ حِیْنَ مَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّی الظُّھْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَہٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ.

فَقَالَ لَہٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ فَقَالَ لَہٗ قُمْ ! فَصَلِّ !فَقَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

---

(۱)(مسند اسحاق بن راھویہ بحوالہ نصب الرایۃ ج1 ص223 باب المواقیت، المعجم الکبیر للطبرانی ج 7 ص129,130 رقم14143، السنن الکبریٰ للبیہقی ج1 ص 361باب عدد رکعات الصلوات الخمس)

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ یہ سورج کے ڈھلنے کا وقت تھا، جبکہ سورج ڈھل گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعات پڑھیں پھر ان کے پاس حضرت جبرئیل آئے، جبکہ سایہ ایک مثل کے برابر ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی تین رکعات پڑھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب شفق غائب ہو گئی تھی اور کہا کہ نماز پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب صبح طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز ادا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی دو رکعت پڑھیں۔ سنن مؤکدہ کی بارہ رکعتیں ہیں، تفصیل یوں ہے:

2 رکعات فجر سے پہلے

4 رکعات ظہر سے پہلے اور 2 رکعات ظہر کے بعد

2 رکعات مغرب کے بعد

2 رکعات عشاء کے بعد

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص94 باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ)

()(رواہ مسلم مختصراً فی صحیحہ ج ۱ ص ۲۵۱ باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض)

الْغَدَاةِ. (۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

فجر کی رکعات:

2 سنت (مؤکدہ)   اور   2 فرض

1: **عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

ظہر کی رکعات:

4 سنت (مؤکدہ)   4 فرض   2 سنت (مؤکدہ)   2 نفل

---

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص156 باب تعاهد رکعتی الفجر، صحیح مسلم ج1 ص 251 باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیها الخ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص186 باب فی تخفیفهما[رکعتی الفجر، شرح معانی الآثار ج 1 ص209 باب القرأة فی رکعتی الفجر)

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَايَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

2: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے

فائدہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت میں دو رکعت سنت مؤکدہ کا ثبوت ملتا ہے اور اس روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کا تذکرہ ہے۔تو دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ یہ دو نفل ہیں۔

عصر کی رکعات:

4 سنت (غیر مؤکدہ) 4 فرض

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص 157 باب الرکعتین قبل الظهر)

(۲)(جامع الترمذی ج1 ص98 باب اٰخر [من سنن الظهر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص98 باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)



مغرب کی رکعات:

3رکعات فرض 2سنت(مؤکدہ) 2نفل

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ مَنْ رَکَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَانَ کَالْمُعَقِّبِ غَزْوَۃً بَعْدَغَزْوَۃٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

2: عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍعَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَنْجَرَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عشاء کی رکعات:

4سنت(غیر مؤکدہ)،4فرض،2سنت(مؤکدہ)،2نفل،3وتر،2نفل

1: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رحمۃ اللہ علیہ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ.(۳)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

2: عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص415 باب الصلاۃ فیمابین المغرب والعشاء، رقم الحدیث 4740)

(۲)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 باب یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

(۳)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

اللّٰہِ ﷺ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَیَرْکَعُ اَرْبَعَ رَکُعَاتٍ ثُمَّ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت زرارہ بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

3: عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَااَیُّھَاالْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَیْنِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھتے، دوسری رکعت میں ”قل یا ایھا الکافرون“ اور تیسری رکعت میں ”قل ھو اللہ احد“ اورمعوذتین پڑھتے تھے۔

4: عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکُعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ.(۳)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج1ص 197 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص200 باب الوتر ،صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحۃ للمرء ان یضم قراء ۃ المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448 ،مصنف عبد الرزاق ج 2ص404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257) (۳)(صحیح مسلم ج1ص254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل،صحیح البخاری ج1ص155 باب المداومۃ علی رکعتی الفجر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے، پھر وتر پڑھتے، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

5: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 108 بـاب ماجاء لا وتران فی لیلة،سنن ابن ماجة ج 1ص 83 باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً)

طریقہ نماز

نیت کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ. (۱)

ترجمہ: انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اُس کے لئے اپنے دین کو خالص کر کے یکسو ہو کر۔

2- **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (۲)**

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

استقبال قبلہ:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ. (۳)

ترجمہ: اور تم جہاں کہیں بھی ہو تو پھیر دو اپنے چہروں کو اسی کی طرف.

2- **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ...اِذَا قُمْتَ اِلَى**

---

(۱)(سورة البينة: 5)

(۲)(مسند ابی حنيفة بروايت الحارثی ج 1 ص250 رقم الحديث 264 ،صحيح البخاری ج 1ص 2باب كيف بدء الوحی الی رسول الله صلی الله عليه وسلم)

(۳)(سورة البقرة: 144)

الصَّلٰوةِ فَاسْبغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر اور پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

استقبال قبلہ کے وقت چہرہ قبلہ کی طرف ہونا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَيْنَ النَّاسِ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ هُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْاُمِرَاَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَاوَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْااِلَى الْكَعْبَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو۔ پہلے ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے تو وہ (نماز ہی میں) کعبہ کی طرف پھر گئے۔

تکبیر کہتے ہوئے استقبال قبلہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

---

(۱)(صحیح بخاری ج 2ص286 باب اذا حنث ناسیا فی الایمان،صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراء الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص58 باب ما جاء فی القبلۃ ،صحیح مسلم ج 1ص200 باب تحویل القبلۃ..)

ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. (۱)

ترجمہ: پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

قیام کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. (۲)

ترجمہ: اور اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

2- **عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:... فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِماً .(۳)**

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھو۔''

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا:

1- **عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَنَسُ: اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (۴)**

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھو۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 2ص986 باب اذا حنث ناسیا فی الایمان ،صحیح مسلم ج 1ص170 باب تحویل القبلۃ)

(۲)(سورۃ البقرۃ : 238)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص150 با ب اذا لم یطق قاعدا ،سنن ابی داؤد ج 1ص144 باب فی صلوۃ القاعد)

(۴)(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص284 باب لایجاوز بصرہ موضع السجود ،مشکوۃ المصابیح ج 1ص91 باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوۃ)

2- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَااسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ ......وَيَشْخَصُ بِبَصَرِهٖ اِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنی نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر جما لیتے۔''

تکبیر تحریمہ کہنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى.(۲)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی۔

2- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَاالتَّكْبِيْرُوَتَحْلِيْلُهَاالتَّسْلِيْمُ.(۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کی کنجی طہارت ہے۔اس کی تحریم ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

الفاظ تکبیر:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.(۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔

---

(۱)(الترغیب والترھیب للاصبھانی ج2 ص421 فصل فی الترھیب من الالتفات فی الصلوۃ)

(۲)(سورۃ الاعلیٰ: 15)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص98 باب فی تحریم الصلوۃ ،جامع الترمذی ج 1ص6 باب ما جاء فی مفتاح الصلوۃ الطھور)

(۴)(سورۃ المدثر: 3)

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعاً قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ .(١)

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے۔

امام کا جہراً تکبیر کہنا:

عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِشْتَكٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَوْغَابَ فَصَلّٰى اَبُوْسَعِيْدِنِ الْخُدْرِى رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ افْتَتَحَ وَحِيْنَ رَكَعَ (٢)

ترجمہ: حضرت سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

''ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے یا کہیں گئے ہوئے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تکبیر کو بلند آواز سے کہا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔

مقتدی ومنفرد کا سراً تکبیر کہنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

خَرَجَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُهَادِىْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّارَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَاِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ

(١)(سنن النسائی ج 1 ص143 باب نوع آخر من الذکر والدعا الخ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص226 رقم الحدیث 15857)

(٢)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 18باب جھر الامام بالتکبیر ،صحیح البخاری ج 1 ص114 باب یکبر وھو ینحض من السجدتین)

وَقَعَدَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ یُسْمِعُ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ. (۱)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ دوآدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے گویا میں اِس وقت بھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پڑھو چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹنے لگے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے

چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہیں:

1- **عَنْ عِکْرَمَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّۃَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً.** (۲)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔

فائدہ: ''شیخ'' سے مراد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ سنن طحاوی ج 1 ص 161 پر تصریح موجود ہے۔

2- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بار لوگوں کو جمع کرکے آپ ﷺ کا طریقہ نماز سکھایا: اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''ثُمَّ صَلّٰی بِھِمُ الظُّھْرَ فَکَبَّرَ فِیْھِمَا ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً'' (۳)

ترجمہ: آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں بائیس تکبیریں کہیں۔

---

(۱)(صحیح بخاری ج1 ص99.98 باب من اسمع الناس تکبیر الامام)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص108 باب التکبیر اذا قام من السجود)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص40 باب التکبیر، رقم الحدیث 2509)

شروع نماز میں رفع یدین کرنا:

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ ......فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات مقامات پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے (ان میں سے ایک) شروع نماز میں۔(یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت)

2- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ(۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔

رفع یدین کی کیفیت:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ نَشَرَ اَصَابِعَہٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اِنَّہٗ رَاَیَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ

(۱)(شرح معانی الآثار ج1 ص416 باب رفع الیدین عند رویت البیت)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب تفریع استفتاح الصلوۃ)

(۳)(جامع الترمذی ج 1ص 56باب نشر الاصابع عند التکبیر ،صحیح ابن خزیمہ ج 1ص263 باب نشر الاصابع عند رفع الیدین... رقم الحدیث 458)

يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

2- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ...... وَفِيْ رِوَايَةٍ...... حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے قریب کر لیتے ایک روایت میں ہے کہ اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔“

رفع یدین میں ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ اَحَدُكُمُ (الصَّلٰوةَ) فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَامَهٗ. (۳)

---

(۱) (سنن النسائی ج 1ص141 باب موضع الابهامین عند الرفع ،سنن ابی داؤد ج 1ص 112باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ ،مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص406باب الی این یبلغ بیده،رقم الحدیث2425)

(۲) (المحلی بالآثار لابن حزم ج 2 ص264 تحت مسئله 35 ،مصنف ابن ابی شیبه ج 2 ص 407 باب الی این یبلغ بیده، رقم الحدیث 2427)

(۳) (المعجم الاوسط للطبرانی ج 6ص9 رقم الحدیث 7801،السنن الکبری للبیهقی ج2 ص27 باب کیفیة رفع الیدین ،مجمع الزوائد ج 2ص 270باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ رقم الحدیث2589)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِکَ بِاَیْمَانِنَا عَلٰی شَمَائِلِنَا فِیْ صَلٰوتِنَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر رکھ کر پکڑیں۔

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے (کلائی) پر رکھنا:

1- **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ.** (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے کہا کہ دیکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے

---

(۱)(صحیح ابن حبان ص555.554 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770، المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص233 رقم الحدیث 10693 ،المعجم الاوسط ج 3ص 179 رقم الحدیث 4249)

(۲)(صحیح ابن حبان ص 577 ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین.. رقم الحدیث 1860،سنن النسائی ج1 ص 141 باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ ،سنن ابی داؤد ج 1ص112 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔

2- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ . (۱)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو حکم دیا جاتا کہ نماز کے وقت آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

2- عَنْ عَلِىٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِى الصَّلٰوةِ وَضْعَ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

3- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج3 ص321،322، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

(۳)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج2 ص 387 رقم الحدیث ,771مصنف ابن ابی شیبة ج 3ص 324 ،وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْيَدِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرىٰ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں۔

1: روزہ جلدی افطار کرنا۔

2: سحری دیر سے کھانا۔

3: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا۔

ثناء (سبحانک اللھم پڑھنا):

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** آخر تک پڑھتے تھے۔

ترجمۂ ثناء: اے اللہ! تو (شریکوں سے) پاک ہے، تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

2- عَنْ عَبْدَۃَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَانَ یَجْھَرُبِھٰٓؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** آخر تک۔ (غالباً یہ تعلیم کے لئے ہوگا)

---

(۱) (الجوھر النقی علی البیھقی ج2 ص32 باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ)

(۲) (سنن النسائی ج1 ص143 باب نوع آخر من الذکر)

(۳) (صحیح مسلم ج1 ص172 باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ)

ثناء سراً پڑھنا:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ ......سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ. (١)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں جنہیں امام آہستہ پڑھے ان میں پہلی **سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ** ہے۔

اعوذ باللہ پڑھنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. (٢)

ترجمہ: جب آپ قرآن کی تلاوت کیا کریں تو شیطان مردود سے بچاؤ کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ (یعنی اعوذ باللہ پڑھا کریں)

2- **عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ** رضی اللہ عنہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **کَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.** (٣)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات سے قبل **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھتے تھے۔

بسم اللہ پڑھنا:

1- **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضی اللہ عنہ **قَالَ کَانَ النَّبِیُّ** صلی اللہ علیہ وسلم **يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ**

---

(١)(كتاب الآثار لابی حنيفة ج 1ص 108رقم الحديث 83 باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص57 باب ما يخفى الامام، رقم الحديث 2599)

(٢)(سورة النحل :98)

(٣)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 56 باب متى يستعيذ، رقم الحديث 2599)

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔

2- عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ اِذَا کَانَ افۡتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَرَءَ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا:

1- عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیۡتُ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیۡ بَکۡرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثۡمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمۡ اَسۡمَعۡ اَحَدًا مِّنۡھُمۡ یَقۡرَءُ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.(۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی سے بھی نہیں سنا کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں۔

2- عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسِرُّ بِبِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَبُوۡبَکۡرٍ رضی اللہ عنہ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہ. (۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص57 باب من رای الجهر ببسم الله)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج1 ص449 باب من كان يجهر بها)

(۳)(صحيح مسلم ج 1ص172 باب حجة من قال لايجهر بالبسملة)

(۴)(صحيح ابن خزيمة ج1 ص277 باب ذكر خبر غلط فى الاحتجا ج به..، رقم الحديث 494)

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

3- عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہما لَایَجْهَرَ انِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِوَ لَابِالتَّامِیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

4- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ کَانَ یُخْفِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَرَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ .(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ،تعوذ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد آہستہ آواز میں کہتے تھے۔

امام ومنفرد کا فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا:

1- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ یُبَلِّغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًاقَالَ سُفْیَانُ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (یعنی ایک اور سورۃ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس حدیث کے راوی سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلے نماز پڑھ رہا ہو۔

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص 150باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص374 ، من کان لایجهر ببسم اللہ، رقم الحدیث4160)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص126 باب من ترک القراءۃ فی صلٰوتہ،صحیح مسلم ج1 ص169 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ،سنن النسائی ج 1ص145 باب ایجاب قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ)

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَۃٍ فِیْ فَرِیْضَۃٍ اَوْغَیْرِھَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فرض نماز یا اس کے علاوہ (نفل وغیرہ) میں الحمد للہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھے۔''

فاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

1- عَنْ اَنَس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسِرُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَبُوْبَکْرٍوَعُمَرُ رضی اللہ عنہما. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

2- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ کَانَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور جب سورۃ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہوتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔

قرات کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 55باب ما جاء فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلھا ،سنن ابن ماجہ ج 1ص60 باب القراءۃ خلف الامام)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج1 ص277 باب ذکر خبر غلط فی الاحتجاج بہ..، رقم الحدیث 494)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص377 ، من کان یجھر بھا،رقم الحدیث 4178)

وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (۱)

ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ كَعْبِ الْقُرَظِي رحمۃ اللہ علیہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَرءَ فِي الصَّلٰوةِ اَجَابَهٗ مَنْ وَّرَائَهٗ اِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْامِثْلَ مَايَقُوْلُ حَتّٰى تَنْقَضِىَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبِثَ ثُمَّ نَزَلَتْ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ فَقَرَءَ وَاَنْصَتُوْا.(۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں قرات کرتے تھے تو مقتدی بھی آپ کے پیچھے پیچھے قرات کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تو مقتدی بھی اسی طرح کہتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت ختم ہو جاتی۔ یہ معاملہ جب تک اللہ تعالی نے چاہا چلتا رہا۔ پھر آیت وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرات کرتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہتے تھے۔

3- قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَقَوْلُ الْجُمْهُوْرِهُوَالصَّحِيْحُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَالَ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ قَالَ اَحْمَدُ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَنَّهَا نَزَلَتْ فِي الصَّلٰوةِ. (۳)

ترجمہ: علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جمہور حضرات کا قول صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت (اعراف: 204)

(۱)(اعراف : 204)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم الرازی ج4 ص259 حدیث نمبر9493)

(۳)(فتاوی ابن تیمیة ج22 ص150، باب صفة الصلوة)

نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

4- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو! جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم ''آمین'' کہو۔''

5- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ قَالَ قَالَ فَاَوْمَا اِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَاَبٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ حَتّٰی سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَائَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ.(۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرات کی تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اسے قرات کرنے سے روکا لیکن وہ شخص نہ رکا۔

جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو روکنے والے کو کہا کہ تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کرنے سے روکتا ہے؟

ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا تو

(۱)(سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 61 باب اذا قرء الامام فانصتوا، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 282، من کرہ القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث 3820، سنن النسائی ج 1 ص 146 باب تاویل قولہ عزوجل واذا قرئ القرآن)

(۲)(کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ القاضی ص 23.24 باب افتتاح الصلوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات ہے۔

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے:

1- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَ ۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَ ۃٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءۃ ہی اس کی قرات ہے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُہٗ قِرَاءَ ۃُ الْاِمَامِ وَاِذَاصَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ .... وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ رضی اللہ عنہما لَایَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ .(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اگر کوئی امام کے پیچھے ہو تو کیا قرات کرے؟ تو آپ یہ فرماتے تھے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اسے امام کی قرات کافی ہے اور اگر اکیلا پڑھ رہا ہو تو پھر قرات کرے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

امام ”ولاالضآلین“ کہے تو آمین کہنا:

1- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَفِیْ

---

(۱)(اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 2ص216 باب ترک القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث1832)

(۲)(موطا امام مالک ص 68باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جھر فیہ ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص 91باب القراءۃ خلف الامام رقم الحدیث 2818.2817 ،شرح معانی الآثار ج1 ص160 باب القراءۃ خلف الامام)

رِوَایَةٍ اِذَاقَالَ الْقَارِیُٔ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔

2- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَااَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّاقَرَءَ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ خَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ.(۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہا تو آمین آہستہ آواز سے کہا۔

2- عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رحمہ اللہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہما لَا یَجْھَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَابِالتَّعَوُّذِ وَلَابِالتَّامِیْنِ.(۴)

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص108 باب جھر الما موم بالتامین ،صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع و التحمید والتامین)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص108 باب جھر الامام بالتامین ،صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع والتحمید والتامین)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1ص577 رقم الحدیث 1117 ،مسند احمد ج 14ص285 رقم الحدیث 18756،المعجم الکبیر للطبرانی ج9 ص138رقم الحدیث 17472)

(۴)(شرح معانی الآثار ج 1ص 150باب قراء ۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعوذ اور آمین اونچی آواز میں نہیں کہتے تھے۔

3- عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ خَمْسٌ يُخْفِيْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰمِيْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز میں کہی جائیں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، تعوذ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، آمین اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْد.

رکوع کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَارْکَعُوْامَعَ الرَّاکِعِيْنَ .(۲)

ترجمہ: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَاقُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَيَسَّرَمَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً. (۳)

ترجمہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر جو تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 57 باب ما یخفی الامام رقم الحدیث 2599)

(۲)(سورة البقرة : 43)

(۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 109 باب امر النبی صلی الله علیه وسلم الذی لا یتم رکوعه صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراء ة الفاتحة فی کل رکعة)

پھر رکوع کرو اطمینان کے ساتھ۔

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُحِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُحِیْنَ یَرْکَعُ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔

کیفیت رکوع:

1- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

یَابُنَیَّ اِذَارَکَعْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَفَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِکَ وَارْفَعْ یَدَیْکَ عَنْ جَنْبَیْکَ. (۲)

ترجمہ: اے میرے بیٹے ! جب تم رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔

2- **عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْھِمَاوَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَاھُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ...... وَفِیْ رِوَایَۃِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ ثُمَّ فَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِکَ ثُمَّ امْکُثْ حَتّٰی یَاْخُذَکُلُّ عُضْوٍمَّاْخَذَہٗ. (۳)**

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص109 باب التکبیر اذا قام من السجود ،صحیح مسلم ج 1ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع)

(۲)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 4ص281 رقم الحدیث 5991 ،المعجم الصغیر للطبرانی ج 2ص32) (۳)(جامع الترمذی ج 1ص60 باب ما جاء انہ یجا فی یدیہ عن جنبہ فی الرکوع ، صحیح ابن حبان ص586 باب ذکر وصف بعض السجود والرکوع، رقم الحدیث 1887)

ترجمہ: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے گویا کہ آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو تان لیتے اور اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کر اتنی دیر ٹھہرا رہ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجائے۔

تسبیح رکوع:

1- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے رکوع میں پڑھا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى والی آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

2- عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. (۲)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ

(۱) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 133 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجود، سنن ابن ماجة ج 1 ص 63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 134 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، جامع الترمذی ج 1 ص 61 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔

رکوع کی تسبیح اور الفاظ تعداد:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَارَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُهٗ وَذَالِکَ اَدْنَاهُ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہنے سے اس کا رکوع پورا ہو جاتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔“

امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ؛ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ کہو۔

منفرد کا تسمیع وتحمید دونوں کہنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۳)

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجة ج 1ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع والتحمید والتامین ،صحیح البخاری ج 1ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفه اذا رفع راسه من الرکوع)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب التکبیر اذا قام من السجود)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے، پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔ جب رکوع سے اٹھتے تو **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** کہتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** کہتے۔

قومہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: پھر رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ اعتدال (اطمینان) سے کھڑے ہو جاؤ۔

کیفیتِ قومہ:

1- **قَالَ اَبُوْحُمَیْدِ السَّاعِدِی** رضی اللہ عنہ **رَفَعَ النَّبِیُّ** صلی اللہ علیہ وسلم **وَاسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

2- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتی ہیں:

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعہ بالاعادۃ، صحیح مسلم ج1 ص170 باب وجوب الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص110 باب الطمانیۃ حین یرفع راسہ من الرکوع)

وَكَانَ اِذَارَفَعَ رَاسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ کرتے تھے۔

دعاءقومہ:

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّايَوْمًا نُصَلِّىْ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّارَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُحَمْدًاكَثِيْرًاطَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے رَبَّنَاوَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ کہا۔

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَايَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْناً وَّ لَاشِمَالاً وَّلَايَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِى الصَّلٰوةِ. (۴)

()(صحیح مسلم ج 1ص 194 باب ما یجمع صفة الصلوٰة وما یفتتح به)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص110 باب فضل اللهم ربنا ولک الحمد ،سنن ابی داؤد ج 1ص119 باب ما یستفتح به الصلوٰة من الدعا)

(۳)(سورة المومنون: 2,1) (۴)(تفسیر ابن عباس ص 212)

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عاجزی وانکساری سے کھڑے ہوتے ہیں، دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَاشِعُوْنَ الَّذِيْنَ لَايَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّافِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى. (۱)

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔

2- **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.** (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تمہیں بتاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) رفع یدین کیا پھر دوبارہ (پوری نماز میں) نہیں کیا۔

3- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمْ يَرْفَعُوْااَيْدِيَهُمْ اِلَّاعِنْدَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ.** (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ سب شروع نماز کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

---

(۱)(تفسیر سمر قندی ج2 ص408 طبع بیروت)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص158 باب ترک ذالک ،سنن ابی داؤد ج 1 ص116 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ،جامع الترمذی ج1 ص59 باب رفع الیدین عند الرکوع)

(۳)(معجم الشیوخ لابی بکر الاسماعیلی ج1 ص693 رقم الحدیث 318 ،مسند ابی یعلی الموصلی ج8 ص453 رقم الحدیث 5039)

4- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ ......وَفِيْ رِوَايَةٍ...... اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَايَعُوْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

5- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ لَايَعُوْدُ بِرَفْعِهِمَا حَتّٰى يُسَلِّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ. (۲)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ کندھے کے قریب کر لیتے اور نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

6- عَنِ ابْنِ عُمَر رضی اللہ عنہما قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَمَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَايَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَلَا يَرْفَعُ وَلَابَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص51 باب استفتاح الصلوٰۃ ، رقم الحدیث 2569 ،کتاب العلل للدارقطنی ج4 ص 106سوال نمبر 457)

(۲)(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم ص 344 حدیث نمبر 225 ،سنن ابی داؤد ج 1ص117 باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع)

(۳)(مسند الحمیدی ج 2 ص 277 حدیث نمبر 614، مسند ابی عوانہ ج 1ص 334باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر،رقم الحدیث 1251)

نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔

رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

7- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَکَّۃَ نَرْفَعُ اَیْدِیْنَا فِیْ بَدْءِ الصَّلٰوۃِ وَفِیْ دَاخِلِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ فَلَمَّا ھَاجَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْمَدِیْنَۃِ تَرَکَ رَفْعَ الْیَدَیْنِ فِیْ دَاخِلِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَثَبَتَ عَلٰی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِیْ بَدْءِ الصَّلٰوۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ہوتے تھے تو شروع نماز میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور صرف شروع نماز والے رفع یدین پر قائم رہے۔

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. (۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

2- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ

(۱) (اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی ص 214 رقم 378)

(۲) (الحج : 77)

يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ...... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح ہر رکن کے لئے تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے تھے۔

3- عَنْ اَبِىْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِىْ رَمْضَانَ وَغَيْرِهٖ .... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض و غیر فرض (نوافل وغیرہ)، رمضان وغیر رمضان کی نماز میں تکبیر کہتے تھے (پھر مزید تکبیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ اِذَاسَجَدَ. (۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصَلٍ مِّنْهُ وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 169باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص110 باب یھو ی بالتکبیر حین یسجد)

(۳)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص342 باب البدء بوضع الرکبتین علی الارض قبل الیدین..،رقم الحدیث 626)

سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ . (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کر لیے پھر رکوع فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر درست ہو گیا۔ پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے جھکے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے۔

سجدہ سات اعضاء پر کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ،اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو تہ نہ کریں، (وہ اعضاء یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

عدد و الفاظ تسبیح سجدہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ...... وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذَالِكَ اَدْنَاهُ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

(۱)(المستدرک للحاکم ج 1ص 3()(49. باب التامین، رقم الحدیث 822)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص112 باب السجود علی سبعة اعظم ،صحیح مسلم ج 1ص193 باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجة ج1 ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہوتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ...... ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح تکبیرات کہتے جاتے) پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ۔ (۲)

ترجمہ: پھر سجدہ کرو اطمینان کے ساتھ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

دعاءِ جلسہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ. وَمِثْلَہٗ

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعہ بالاعادۃ ،صحیح مسلم ج 1ص 170باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد یا نفلی وغیرہ) میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ دعا) اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری کمزوری دور فرما، مجھے روزی عطا فرما اور مجھے بلند فرما۔

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ......ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح دیگر اعمال میں تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

سجدہ میں چہرہ ہاتھوں کے درمیان ہو:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهٗ بَيْنَ كَفَّيْهِ.(۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز

---

(۱)(سنن ابن ماجة ج1 ص64 باب ما يقول بين السجدتين ، مصنف عبد الرزاق ج2 ص123 باب القول بين السجدتين رقم الحديث 3014)

(۲)(صحيح مسلم ج1 ص169 باب اثبات التكبير فی كل خفض ورفع فی الصلوٰة)

(۳)(شرح معانی الآثار ج1 ص182 باب وضع اليدين فی السجود اين ينبغی ان يكون ؟)

پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَاسَجَدَضَمَّ اَصَابِعَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

1- **قَالَ اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَیْتُهٗ اِذَاكَبَّرَجَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ...... فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَمُفْتَرِشٍ وَلَاقَابِضِهِمَاوَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھ دیتے کہ نہ انہیں خوب پھیلاتے اور نہ ہی ان کو سکیڑتے (بلکہ اعتدال سے رکھتے) اور انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

2- **عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَفَرَّجْتُ بَيْنَ اَصَابِعِیْ حِيْنَ سَجَدْتُّ فَقَالَ يَاابْنَ اَخِیْ اُضْمُمْ اَصَابِعَكَ اِذَا سَجَدْتَّ**

(۱)(صحیح ابن خزیمۃ ج1 ص347 باب ضم اصابع الیدین فی السجود، رقم الحدیث 642 ،صحیح ابن حبان ص 593 ذکر مایستحب للمصلی ضم الاصابع فی السجود، رقم الحدیث 1920)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص347 باب استقبال اطراف اصابع الیدین من القبلۃ فی السجود، رقم الحدیث 643)

وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاسْتَقْبِلْ بِالْكَفَّيْنِ الْقِبْلَةَ فَاِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب میں نے سجدہ کیا تو اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے بھتیجے! جب سجدہ کرو تو اپنی انگلیوں کو ملا لو اور انہیں قبلہ کی طرف کر لیا کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو بھی قبلہ کی طرف کیا کرو کیونکہ یہ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتی ہیں۔“

پاؤں کی ایڑیاں ملانا:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ مَعِيْ عَلٰى فِرَاشِيْ فَوَجَدْتُّهٗ سَاجِداً رَاصّاً عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلاً بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر تھے پھر میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ سجدہ کر رہے تھے اور اپنی ایڑیوں کو ملا کر انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کئے ہوئے تھے۔“

پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ...... وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص112 باب السجود، رقم الحديث 2938)

(۲)(صحيح ابن خزيمة ج 1 ص 351 باب ضم العقبين فى السجود، رقم الحديث 654،صحيح ابن حبان ص595 باب ذكر ما يستحب للمصلى ان يتعوذ برضاء الله..، رقم الحديث 1932)

غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَقَابِضِھِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھے کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھتے کہ نہ انہیں پھیلاتے نہ سکیڑتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

کہنیاں؛ پہلو سے جدا رکھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ...... وَفِیْ رِوَایَۃٍ...... وَیُجَافِیْ عَنْ جَنْبَیْہِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے بازو کشادہ رکھتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے بازو پہلو سے جدا رکھتے تھے۔“

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا:

1- عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاسَجَدْتَّ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ. (۳)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو اوپر اٹھالیا کرو۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص112 باب یبدی ضبعیہ ویجا فی فی السجود ،صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص349 باب التجا فی فی السجود، رقم الحدیث 648)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص194 باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض)

وَلَایَبْسُطُ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ اِنْبَسَاطَ الْکَلْبِ .(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی اپنے بازو کتے کی طرح زمین پر نہ بچھائے۔‘‘

سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ ﷛ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِیْزَتَہٗ وَقَالَ ھٰکَذَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَفْعَلُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں: ’’حضرت براء بن عازب ﷛ نے ہمیں سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اوپر اٹھایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔‘‘

سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ﷠ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ...... وَکَانَ لَایَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ...... وَفِیْ رِوَایَۃٍ ......وَلَایَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَاحِیْنَ یَرْفَعُ رَاسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفِیْ رِوَایَۃٍوَلَایَرْفَعُھُمَابَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے ایک

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص113 باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود، جامع الترمذی ج 1ص63 باب ما جاء فی الاعتدال فی السجود)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص166 باب صفۃ السجود، سنن ابی داؤد ج 1ص137 باب صفۃ السجود) (۳)(صحیح البخاری ج 1ص102 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ مع الافتتاح سواء غیرہ، صحیح مسلم ج 1ص168 باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام

روایت میں ہے کہ جب سجدہ کرتے تو ایسا نہ کرتے تھے اور نہ ہی جب سجدہ سے سر اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَاوَقَالَ بَعْضُھُمْ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَااَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَمَایَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَایَرْفَعُھُمَاوَقَالَ بَعْضُھُمْ وَلَایَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین نہ کرتے تھے اور نہ ہی سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔“

تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ ...... وَکَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَارَکَعَ وَاِذَارَفَعَ رَاْسَہٗ یُکَبِّرُ وَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔“

جلسہ استراحت نہ کرنا:

1- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی

(۱)(صحیح ابی عوانۃ ج1 ص334 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ..، رقم الحدیث 1251)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع)

صُدُوْرِقَدَمَيْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہوجاتے تھے۔

2- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَقَالَ رَمَقْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِي الصَّلٰوةِ فَرَاَيْتُهٗ يَنْهَضُ وَلَايَجْلِسُ قَالَ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نماز میں غور سے مشاہدہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوجاتے تھے اور بیٹھتے نہ تھے آپ پہلی اور دوسری رکعت میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہوجاتے تھے۔

3- عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا رضی اللہ عنہما وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا يَنْهَضُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِاَقْدَامِهِمْ. (۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہوجاتے تھے۔

بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا:

1: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّابَدَّنَ

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص64 باب کیف النهوض من السجود)

(۲)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 117باب کیف النهوض من السجدة الاخرة، رقم الحدیث 2971)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبة ج 3ص330،من کان ینهض علی صدور قدمیه،رقم الحدیث 4004)

وَ كَثُرَ لَحْمُهٗ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر پڑھتے تھے (یعنی تین وتر اور چھ نفل) جب آپ کا بدن بھاری ہوا اور لحیم ہوئے تو سات وتر (یعنی تین وتر اور چار رکعت نفل) پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

2: عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ جَاءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِكُمْ وَ مَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّیْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّیْ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّیْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَ كَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْهَضَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى. (۲)

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہیں دکھانے کے لیے) پڑھتا ہوں۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس شیخ کی طرح۔ شیخ (کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1 ص 204 باب الوتر)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 93 باب من صلی بالناس وھو لا یرید الا ان یعلمھم صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

”وَلا یَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ“(۱)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

فائدہ 1: اس سے ثابت ہوا کہ نمازی (دو رکعتوں کے درمیان) جب دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے سجدہ سے سر اٹھائے تو رفع یدین نہ کرے۔(۲)

فائدہ 2: مذکورہ روایت کے ابتدائی حصہ میں رکوع کی جس رفع یدین کا ذکر ملتا ہے اس کی نفی خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دیگر روایات سے ثابت ہے جیسا کہ پہلے باحوالہ بات گزر چکی ہے۔(۳)

دوسری رکعت کی قرات فاتحہ مع بسم اللہ سے شروع کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ کَانَ لَایَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَ هَا اِذَا قَرَءَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی فِی الصَّلٰوةِ. (۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا:

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَیَقْصُرُ فِی الثَّانِیَةِ وَیُسْمِعُ الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَکَانَ یَقْرَءُ فِی الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَکَانَ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَکَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص102 باب الی این یرفع)

(۲)(فتح الباری لابن حجر ج 2 ص288 ملخصاً) (۳)(نماز اهل السنة والجماعة ص69،70)

(۴)(شرح معانی الآثار ج1 ص146 باب قراءة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوٰة)

يَقْصُرُ فِی الثَّانِيَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ عصر کی نماز میں فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے۔

ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.......... وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّةُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرات **الحمد لله رب العالمين** سے اور یہ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت پر تشہد ہے۔ (یعنی قعدہ کرنا ہوتا ہے)

کیفیت قعدہ اولیٰ:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ اِنَّمَاسُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصَبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى (۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز کی سنت یہ ہے کہ تشہد میں دایاں

(۱)(صحيح البخاری ج1 ص105 باب القرأة فی الظهر ،صحيح مسلم ج 1ص185 باب القراة فی الظهر والعصر) (۲)(صحيح مسلم ج 1ص194 باب مايجمع صفة الصلوٰة ومايفتتح به ويختم به ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص134 باب من نسی التشهد، رقم الحديث 3086 ،مصنف ابن ابی شيبة ج 3ص 47 ،قدر كم يقعد فی الركعتين الاوليين، رقم الحديث 3040)

(۳)(صحيح البخاری ج 1ص114 باب سنة الجلوس فی التشهد)

پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھاؤ۔

2- حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَاِذَاجَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْریٰ وَنَصَبَ الْیُمْنیٰ. (۱)

ترجمہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

3- عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ...... وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْریٰ وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنیٰ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے۔(تشہد میں) آپ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔

قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَارَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَقُوْلَ اِذَاجَلَسْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی کہ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کریں تو یہ پڑھا کریں التحیات للہ والصلوات آخر تک۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص195 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ ومایفتتح بہ ویختم بہ)

(۳)(سنن النسائی ج 1 ص 174 باب کیف التشھد الاولی،السنن الکبری للبیھقی ج2 ص148 باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد)

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا.......................... اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ.......... قَالَ ثُمَّ اِنْ كَانَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ . (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی.......... فرماتے تھے کہ نمازی اگر درمیان میں ہوتو اپنے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے۔''

3- عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ . (۲)

ترجمہ: حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نمازی پہلی دو رکعتوں میں تشہد کے علاوہ کچھ زیادہ نہ پڑھے۔

الفاظ تشہد:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .(۳)

---

(۱)(مسند احمد ج4 ص238 حدیث نمبر4382)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص47، قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین،رقم الحدیث 3038)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص115 باب التشہد فی الاخرۃ ،صحیح مسلم ج 1ص173 باب التشہد فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی ''سلام'' ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہیے التحیات للہ آخر تک۔

ترجمہ تشہد: ساری حمد وثناء، نمازیں اور ساری پاک چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد میں انگلی کا اشارہ:

علی بن عبدالرحمٰن المعاوی فرماتے ہیں کہ میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا اور فرمایا:

اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. (۱)

ترجمہ: جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے ویسے کیا کرو۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کیسے کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے تھے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص216 باب صفة الجلوس فی الصلوٰة وکیفیته ووضع الیدین، سنن ابی داؤد ج1 ص149 باب الاشارة فی التشهد)

کیفیت اشارہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَاقَعَدَ فِی التَّشَھُّدِ وَضَعَ یَدَہٗ الْیُسْریٰ عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْریٰ وَوَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَلاَ ثاً وَّخَمْسِیْنَ وَاَشَارَبِالسَّبَّابَۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اوردایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھےاوردائیں ہاتھ سے (۵۳) کےعدد کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔“

اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُشِیْرُبِاِصْبَعِہٖ اِذَادَعَا وَ لاَ یُحَرِّکُھَا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھےاوراسے حرکت نہیں دیتے تھے۔“

شہادت والی انگلی کوآخرنمازتک بلاحرکت بچھائے رکھنا:

عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَیُصَلِّیْ وَقَدْوَضَعَ یَدَہٗ الْیُسْریٰ عَلٰی فَخِذِہٖ الْیُسْریٰ وَوَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہٖ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَۃَ وَھُوَ یَقُوْلُ یَامُقَلِّبَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص216 باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص 187 باب بسط الیسری علی الرکبۃ،سنن ابی داؤد ج 1 ص149 باب الاشارۃ فی التشھد)

الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب اپنے باپ کلیب سے وہ اپنے باپ حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''شہاب بن مجنون فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلمہ کی انگلی کو بچھایا ہوا تھا اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

نوٹ: (دعا مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے) اے دلوں کو پھیرنے والی ذات میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما!

فائدہ: دعاءِ تشہد میں درود شریف کے بھی بعد سلام کے قریب مانگی جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی انگلی کو بچھا کر اسی حالت پر برقرار رکھے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلی کو آخر نماز تک بچھائے رکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''قُلْتُ فِیْهِ اِدَامَةُ اِشَارَةِ التَّشَهُّدِ اِلٰی اٰخِرِ الصَّلٰوةِ.''(۲)

ترجمہ: میں (مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہ ثابت ہے کہ اشارہ آخر نماز تک برقرار رکھنا چاہیے۔

تشہد میں نظریں شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھیں:

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج 2ص199 ابواب الدعوات باب بلا ترجمة)

(۲)(الثواب الحلی علی جامع الترمذی للتھانوی ج2 ص199)

قَالَ: لَایُجَاوِزُبَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ.(۱)

ترجمہ: آپ ﷺ کی نظر انگلی کے اشارہ سے آگے نہ جاتی تھی۔

تشہد سراً پڑھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یُّخْفَی التَّشَھُّدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ تشہد آہستہ پڑھا جائے۔

قعدہ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا:

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَاوَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ صَلٰوۃً خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَکَانَ اِذَاسَجَدَکَبَّرَوَاِذَا رَفَعَ کَبَّرَوَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ. (۳)

ترجمہ: حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سر اوپر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَادَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب الاشارۃ فی التشھد ،سنن النسائی ج 1 ص 173باب موضع البصر فی التشھد)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب اخفاء التشھد ،جامع الترمذی ج 1ص65 باب ما جاء انہ یخفی التشھد)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص114 باب یکبر وینھض من السجدتین)

يَدَيْهِ نَحْوَ صَدْرِهٖ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَفْعَلُ بَعْدَ ذٰلِكَ (١)

ترجمہ: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سینہ تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور نہ اس کے بعد کرتے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا:

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

قعدہ اخیرہ کرنا:

1- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ .... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (٣)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے

(١)(الناسخ والمنسوخ لابن شاهين ص153 باب رفع اليدين فى الصلوٰة)

(٢)(صحيح البخارى ج 1 ص107 باب يقرأ فى الاخريين بام الكتاب،صحيح مسلم ج 1 ص 185 باب القراءة فى الظهر والعصر)

(٣)(صحيح البخارى ج 1 ص 115باب التشهد فى الآخرة ،صحيح مسلم ج 1ص173 باب التشهد فى الصلوٰة)

کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہئے **التحیات للہ والصلوات والطیبات** ...... آخر تک۔

2- **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَھُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاۃِ وَفِیْ اٰخِرِھَا. (۱)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی۔

تورک نہ کرنا:

تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کو "تورک" کہتے ہیں۔ تورک کی نفی احادیث میں وارد ہے اور دایاں پاؤں کھڑا کرنے اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔

1- **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ اِنَّمَاسُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصَبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتُثْنِیَ الْیُسْرٰی. (۲)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز میں سنت یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا دیں۔

2- **عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَ ۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .... وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہٗ الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی . (۳)**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے

---

(۱)(مسند احمد ج4 ص238 حدیث نمبر 4382)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد ،سنن النسائی ج 1ص173 باب کیف الجلوس للتشھد الاول)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص194 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتح بہ ویختم بہ)

شروع کرتے اور قرات الحمدللہ رب العالمین سے اور (تشہد میں) اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

درود شریف پڑھنا:

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷛ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْفِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجَّلْتَ اَيُّهَاالْمُصَلِّي ؟ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يُّصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ. (۱)

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں نہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اے نمازی تم نے جلدی کی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا (کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا کرو) پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اور آدمی سے سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ کی بزرگی بیان کر رہا ہے اور نبی ﷺ پر درود پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا دعا کر تیری دعا قبول ہوگی، سوال کر عطا کیا جائے گا۔

الفاظ درود شریف:

حضرت کعب بن عجرہ ﷛ فرماتے ہیں:

سَاَلْنَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

(۱)(سنن النسائی ج 1 ص 189 باب التمجید و الصلوٰۃ علی النبی ﷺ فی الصلوٰۃ)

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۱)

ترجمہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو **اللھم صل علی محمد** آخر تک۔(ترجمہ یہ ہے) اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں نازل کیں، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی تھی، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔

بعد از تشہد اختیاری دعا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالسَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ............ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْمِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ ہی سلام ہے۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے التحیات للہ (آخر تشہد تک) پھر اس کو اختیار ہے کہ جو دعا اسے پسند ہو مانگے۔''

---

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص 477 باب یزفون النسلان فی المشی)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص115 باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ولیس بواجب ،صحیح مسلم ج 1ص 173باب التشهد فی الصلوٰۃ)

الفاظ دعا:

1- اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَاوَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ . (۱)

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے اور میری اولاد کونماز قائم کرنے والا بنا اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے والدین کواور تمام مومنین کوحساب والے دن بخش دے

2- عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلَا تِیْ. قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

(ترجمہ دعا) ’’اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی اور ذات نہیں جو گناہ بخش دے، پس اپنے ہاں میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا:

عَنْ اَنَس رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی

(۱)(سورۃ ابراھیم :41.40) (۲)(صحیح البخاری ج1 ص115 باب الدعا قبل السلام ،صحیح مسلم ج1 ص347 باب الدعوات والتعوذ)



الصَّلٰوۃَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ تم لوگ رکوع، سجدہ، قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔

نماز کا اختتام سلام پر ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ......وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور سلام پر ختم کرتے تھے۔

الفاظ سلام:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور یہ فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 180 باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص195 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ ،سنن ابی داؤد ج 1ص 121 باب من لم یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص65 باب ماجاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ ،شرح معانی الآثار ج 1ص190 باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو؟)

کیفیت سلام:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہٖ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ مایَفْعَلَانِ ذٰلِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر اونچ، نیچ، قیام، قعدہ، وغیرہ میں تکبیر کہتے تھے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہاں تک کہ آپ کے گالوں کی سفیدی نظر آتی تھی اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

2- عَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّہٖ. (۲)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے گالوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)(سنن النسائی ج1 ص194باب کیف السلام علی الیمین)

(۲)(صحیح مسلم ج1 ص216 باب السلام التحلیل من الصلوٰۃ عند فراغھا و کیفیتہ)

فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیرا.

2: **كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ.**

(ایضاً)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرات کی جاتی ہے۔ پس جس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرات سنائی (یعنی بلند آواز سے پڑھی) ہم بھی تمہیں سناتے ہیں اور جس نماز میں ہم سے اخفاء کیا (یعنی آہستہ پڑھی) تو ہم بھی تم سے اخفاء کرتے ہیں۔

دوران نماز آنکھیں بند نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يُغْمِضْ عَيْنَيْهِ. (۳)

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص116 باب یسلم حین یسلم الامام)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 106باب القراءۃ فی الفجر، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ)

(۳)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص 247رقم الحدیث 10794، المعجم الاوسط للطبرانی ج 1ص603 رقم الحدیث 2218)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

تعدیل ارکان کا خیال رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور جلدی جلدی نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَاقُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْحَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا. (۱)

ترجمہ: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جس قدر قرآن تجھے یاد ہو پڑھ، اس کے بعد رکوع کر، جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اس کے بعد سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا، اس کے بعد سجدہ کر۔ جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اس کے بعد سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا، اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کر، اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا کر۔

امام کا نماز مختصر پڑھانا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ. (۲)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 109باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعه بالاعادۃ، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 97باب اذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء، صحیح مسلم ج 1ص188 باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام الخ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب کوئی اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا لمبی کرے اس کی مرضی۔



سلام پھیرنے کے بعد

امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. (۱)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔ (۲)

ذکرواذکار:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام پھیرنے کے بعد موقع بہ موقع مختلف اورادواذکار مروی ہیں۔

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَ لاَ نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلاَ نُعْتِقُ.

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 117 باب یستقبل الامام الناس اذا سلم)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 117 باب ایضاً)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيأً تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَايَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّامَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمِدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَافَعَلْنَا فَفَعَلُوْامِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال دارلوگ تو بلند درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم پر سبقت لے گئے۔آپ نے پوچھا کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اورروزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں جو ہم نہیں کرسکتے اور وہ غلام آزادکرتے ہیں جوہم نہیں کرسکتے۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیاتمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے تم بھی اپنے سبقت لے جانے والوں کے برابر ہوجاؤاورکوئی تمہارے برابر نہ ہو سکے مگر وہ لوگ جو یہ کام کرتے رہیں۔انہوں نے عرض کیا ضرور بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہرنماز کے بعد 33,33 بارسبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں کو ہمارے اس عمل کا پتا چل گیا ہےاورانہوں نے بھی ایساعمل کرنا شروع کردیا ہےتو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالی کا فضل ہےجس کو چاہے عطا کرتا ہے۔

2- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَايَخِيْبُ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

قَـائِـلُهُـنَّ اَوْفَـاعِـلُهُـنَّ ثَلاثـاًوَّثَلاثِيْـنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلاثاًوَّ ثَلاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حضور کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

3- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاانْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اِسْتَغْفَرَ ثَلاثًاوَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. ایک روایت میں ہے: يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

4- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُوَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَااَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (۳)

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح مسلم ج 1 ص218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص117 باب الذکر بعد الصلوٰۃ، صحیح مسلم ج 1ص218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے۔

کلمات کا ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے (تمام جہانوں کی) بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہی۔ اے اللہ! تو عطا کرے تو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر تو روک دے تو عطا کرنے والا کوئی نہیں اور مالدار آدمی کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔

5- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں جانے کے لئے رکاوٹ صرف موت ہے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (۲)

نماز کے بعد دعا مانگنا:

1- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. (۳)

---

(۱)(شعب الایمان للبیهقی ج 2 ص458 تخصیص آیة الکرسی بالذکر، رقم الحدیث 2395 ،مشکوٰۃ المصابیح ج 1ص89 باب الذکر بعد الصلوۃ)

(۲)(عمل الیوم واللیلة للنسائی ص 182 رقم الحدیث 100 ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 4ص260 رقم الحدیث 7408)

(۳)(جامع الترمذی ج 2ص187 باب بلا ترجمة ابواب الدعوات ،السنن الکبریٰ للنسائی ج6 ص32 ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات، رقم 9936 ،عمل الیوم واللیلة للنسائی ص186، رقم الحدیث 108)

ترجمہ: حضرت ابو مامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا:

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَااَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیْ اَنْ یَّمُدَّہٗ اَحَدُکُمْ یَدَیْہِ اِلَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب باحیا کریم ہے۔ اسے پسند نہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۳)

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ

---

(۱)(جامع الترمذی ج 2ص175، ابواب الدعوات، رقم الباب 2 ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 2ص255 رقم الحدیث 3196 ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 13ص2 رقم الحدیث 12413)

(۲)(مسند ابی یعلی ج 7ص 142رقم الحدیث 4108)

(۳)(سنن ابن ماجۃ ج 1ص275 باب رفع الیدین فی الدعاء،جامع الترمذی ج 2ص196 ابواب الدعوات، باب بلا ترجمۃ ،صحیح ابن حبان ص 343،ذکر استجابۃ الدعاء..، رقم الحدیث 880)

حَتّٰی یُرٰی بَیَاضَ اِبْطَیْہِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3- عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَاحَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

4- عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَادَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ. (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور (آخر میں) اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا:

1- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ

---

(۱)(الجمع بین الصحیحین ج 2ص437 رقم الحدیث 3943،السنن الکبری للبیھقی ج 3 ص357 باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء ،صحیح ابن حبان ص342 ذکر الاباحۃ للمرء ان یرفع یدیہ الخ، رقم الحدیث 877)

(۲)(جامع الترمذی ج 2ص176 باب ما جاء فی رفع الایدی عند الدعاء ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص197 رقم الحدیث 7053 ،مسند البزار ج1 ص243 رقم الحدیث 129)

(۳)(سنن ابی داؤد ج1 ص 216 باب الدعاء،المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص273 رقم الحدیث 18088)

يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَاوَ كَذَا. (۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے (یعنی ناقص و نامکمل ہے)

2- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَهٗ بَعْدَمَاسَلَّمَ وَهُوَمُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَلِّصِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ . (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔

3- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اَبِىْ يَحْىٰ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ وَرَاٰى رَجُلاً رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُوْقَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ. (۳)

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی یحیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص26 رقم الحدیث 15154)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم ج3 ص123 رقم الحدیث 5906، تحت قولہ تعالی: لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً تفسیر ابن کثیر ص522 تحت قولہ تعالی:فَاُولٰئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ)

(۳)(المعجم الکبیر للطبرانی ج11 ص22 رقم الحدیث90 قطعۃ من المفقود،الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج 9ص336 رقم الحدیث 303)

شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پوری کرنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگتے تھے (یعنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے)

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

شریعت اسلامیہ میں احکام خداوندی کے مخاطب مرد و عورت دونوں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے احکام جس طرح مردوں لئے ہیں عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن عورت کی نسوانیت اور پردہ کا خیال ہر مقام پر رکھا گیا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں عورت کے لئے وہ پہلو اختیار کیا گیا ہے جس میں اسے مکمل پردہ حاصل ہو۔

ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت ''نماز'' ہے۔ اس کے بعض احکام مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں واضح فرق ملتا ہے۔ ذیل کی احادیث اس فرق کو واضح بیان کرتی ہیں۔

1- **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جِئْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ... .فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَاوَائِلَ بْنَ حُجَرٍ! اِذَاصَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حَذْوَاُذُنَیْکَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْهَاحِذَاءَ ثَدْیَیْهَا.** (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

---

(۱) (المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص 144 رقم الحدیث 17497، مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص 272 باب رفع الیدین، رقم الحدیث 2594، جامع الاحادیث للسیوطی ج 23 ص 439 رقم الحدیث 26377)

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَبِيْبٍ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى اِمْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَاسَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَيْسَتْ فِىْ ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ. (۱)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

3- عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ .... كَانَ يَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَّتَجَافُوْا فِىْ سُجُوْدِهِمْ وَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ يَّتَخَفَّضْنَ وَكَانَ يَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَّفْرِشُوْا الْيُسْرٰى وَيَنْصَبُوْا الْيُمْنٰى فِى التَّشَهُّدِ وَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ يَّتَرَبَّعْنَ. (۲)

ترجمہ: صحابی رسول ﷺ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

(۱)(مراسیل ابی داؤد ص 28، السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص 233 رقم الحدیث 2110)

(۲)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 222.223 باب ما یستحب للمراۃالخ، التبویب الموضوعی للاحادیث ص 2639)

4- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰی فَخِذِهَا الْاُخْرٰی فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِیْ فَخِذِهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَهَا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔''

5- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔''

6- قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اِذَاسَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا. (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے

---

(۱)(الکامل لابن عدی ج 2ص501، رقم الترجمة 399 ،السنن الکبری للبیهقی ج2 ص223 باب ما یستحب للمراۃالخ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص43 رقم الحدیث 1759)

(۲)(جامع الترمذی ج1 ص 86 باب ماجاء لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار ، سنن ابی داؤد ج 1 ص101 باب المراۃ تصلی بغیر خمار)

(۳)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص222 باب ما یستحب للمراۃالخ ،مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص504 ، المرا ۃ کیف تکون فی سجودها،رقم الحدیث 2793،مصنف عبد الرزاق ج 3ص50 باب تکبیر المراۃ بیدها الخ، رقم الحدیث 5086)

(یعنی خوب سمٹ کر سجدہ کرے)

7- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوب اکٹھی ہوکر اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

8- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ تُصَلِّىْ وَهِىَ مُتَرَبِّعَةٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رحمۃ اللہ علیہا (زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) نماز پڑھتی تو چہار زانو ہوکر بیٹھتی تھیں۔



(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص505، المرا ة کیف تکون فی سجودھا، رقم الحدیث2794)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص506، فی المراة کیف تجلس فی الصلوة،رقم الحدیث 2800)

سجدہ سہو کا بیان

کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِبْرَاھِیْمُ زَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّاسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئٌ قَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالُوْا صَلَّیْتَ کَذَاوَکَذَا قَالَ فَثَنّٰی رِجْلَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ...... اِذَاشَکَّ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جس میں کمی یا زیادتی ہوگئی۔ جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! نماز میں کچھ (کمی یا زیادتی) واقع ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سی؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں تہ کیئے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر دو سجدے کیئے اور سلام پھیرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ خوب سوچ بچار کر کے صحیح صورت حال کے مطابق نماز مکمل کرے پھر (آخر میں) دو سجدے کرلے۔‘‘

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ زَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَقَاعِدٌ. (۲)

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 211.212 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد ، کتاب الحجہ علی اھل المدینہ للامام محمد ج 1ص 157 ،صحیح البخاری ج 1ص 58 باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان) (۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 154 باب من قال یتم علی اکثر ظنہ ،صحیح مسلم ج 1ص 211 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتا نہ چلے کہ کم پڑھی ہے یا زیادہ، تو اسے چاہئے کہ (آخری تشہد) بیٹھنے کی حالت میں دوسجدے کر لے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ؟ فَقَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَمَاسَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھائیں۔ تو آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے؟ کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دوسجدے کئے۔

سجدہ سہو میں دوسجدے کرنا:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ سَھْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ .(۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سہو میں دوسجدے ہیں سلام کے بعد۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 163باب اذا صلی خمسا ، سنن النسائی ج 1ص185 باب ما یفعل من صلی خمسا)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج 1ص85 باب ما جاء فیمن سجد ھما بعد السلام ،سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب من قام من ثنتین ولم یتشھد)

سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا:

1- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ؓ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ثَلَاثِ رَکْعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ...... فَصَلَّی الرَّکْعَةَ الَّتِیْ کَانَ تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ .(۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر آخر میں سلام پھیرا۔''

2- عَنِ الْحَسَنِ ؒ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ ؓ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ تَسْلِیْمَةً وَّاحِدَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ ایک سلام پھیرتے تھے۔

تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا کُنْتَ فِیْ صَلٰوةٍ فَشَکَکْتَ فِیْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ وَاَکْبَرُ ظَنِّکَ عَلٰی اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَّ ثُمَّ سَجَدْتَّ سَجْدَتَیْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَّ اَیْضاً ثُمَّ تُسَلِّمُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو اور شک پڑ جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور زیادہ گمان یہ ہو کہ چار ہی پڑھی ہیں تو تشہد پڑھو پھر دو سجدے کرو سلام سے پہلے بعد میں بھی تشہد پڑھو پھر سلام پھیرو۔''



(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 214 باب النهی عن نشد الضالة)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج3ص59،60 ،من کان یسلم تسلیمة واحدة، رقم الحدیث 3081)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 154 باب من قال یتم علی اکبر ظنه)

نماز وتر

وتر واجب ہیں:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

فائدہ: اس حدیث میں ''اِجْعَلُوْا'' کا لفظ امر ہے اور اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے ''اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ مَالَمْ تَکُنْ قَرِیْنَۃٌ خِلَافَہٗ.'' (۲)

کہ شریعت میں جب کسی چیز کا امر کیا جائے تو وہ چیز واجب ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ قائم ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعاً قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ اَوْ وَاجِبٌ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ وتر حق یا واجب ہے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص136 باب لیجعل آخر صلوٰتہ وترا،قیام اللیل للمروزی ص 218،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص463 ،من قال یجعل الرجل آخر صلاتہ باللیل وترا، رقم الحدیث 6765)

(۲)(قواعد الفقہ لمحمد عمیم الاحسان ص62 ،الاحکام للآمدی ج 2ص165،کشف الاسرار لعبد العزیز البخاری ج1 ص173)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی جزء 1 ص314 رقم الحدیث 594 ،شرح معانی الآثار ج 1ص204 باب الوتر،سنن الدارقطنی ص 283 ،الوتر بخمس اوبثلاث او بواحدۃالخ، رقم الحدیث 1624)

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''وتر حق ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی)

4- عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنِّیْ نِمْتُ وَنَسِیْتُ الْوِتْرَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِذَا اسْتَیْقَظْتَ وَذَکَرْتَ فَصَلِّ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں سو جاتا ہوں اور وتر پڑھنا بھول جاتا ہوں حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے (تو کیا کروں؟) تو آپ نے فرمایا جب تو بیدار ہو اور تجھے (وتر) یاد آ جائیں تو انہیں پڑھ لیا کر۔

وتر تین رکعت ہیں:

1- عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَافِیْ غَيْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً يُّصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص208 باب فیمن لم یوتر ،مصنف ابن ابی شیبہ ج 4ص505، من قال الوتر واجب عن ابی ھریرۃ، رقم الحدیث 6932)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص485 ،من قال یوتر وان اصبح و علیہ قضاء ہ،رقم الحدیث 6869)

وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان مبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین ولمبی ہوتی تھیں۔اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے ، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِى الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھتے ،دوسری رکعت میں ” قل یا ایھا الکفرون“ اورتیسری رکعت میں ”قل ھو اللہ احد“اورمعوذتین پڑھتے تھے۔“

3- عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ كَانَ يَقْرَءُ فِى الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِى الثَّانِيَةِ بِقُلْ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص154. 269. 504 باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان ،صحیح مسلم ج 1ص254 صلوٰۃ اللیل وعدد رکعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، سنن النسائی ج1 ص248 باب کیف الوتر بثلث) (۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص200 باب الوتر، صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحۃ للمرء ان یضم قراء ۃ المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448 ، مصنف عبد الرزاق ج 2ص404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257)

يَاأَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے، دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکٰفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

اسی مضمون کی احادیث:

4- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۲)

5۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (۳)

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۴)

7- حضرت عبدالرحمٰن بن سبرۃ رضی اللہ عنہ (۵)

8- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ (۶)

---

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 248باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ ،سنن ابن ماجة ج 1ص 82 باب ما جاء فی ما یقرء فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص514،515، فی الوتر ما یقرء فیه،رقم الحدیث 6960)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص249 ذکر الاختلاف علی ابی اسحق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس،مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص512، فی الوتر ما یقرء فیه،رقم الحدیث 6951)

(۳)(شرح معانی الآثار ج 1ص 204 باب الوتر،مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3468)

(۴)(مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3466)

(۵)(مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3469)

(۶)(مجمع الزوائد ج 2ص 501 باب عدد الوتر،رقم الحدیث 3452)

9- حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ (۱)

سے بھی مروی ہیں جن میں تین رکعت وتر کا ذکر ہے۔

10- عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّـهُ كَـانَ يُوْتِرُبِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَااَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعت وتر پڑھتے تھے(اوران میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ، قُلْ يَااَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ اورقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحد کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

11- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وِتْرُاللَّيْلِ كَوِتْرِالنَّهَارِصَلَاةُ الْمَغْرِبِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)۔

12- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ؛ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ فَاَوْتِرُوْا صَلَاةَ اللَّيْلِ. (۴)

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص205 باب الوتر، کتاب الآثار ج 1ص142 باب الوتر وما يقرء فيها، رقم الحديث 122)

(۲)(مصنف ابن ابی شيبة ج4 ص512 ،فی الوتر و ما يقرء فيه،رقم الحديث6950)

(۳)(سنن الدارقطنی ص 285 ،الوتر ثلاث كثلاث المغرب، حديث نمبر 1637، نصب الرايه للزيلعی ج 2ص116باب صلوة الوتر)

(۴)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص401باب آخر صلوة الليل، رقم الحديث 4688، مسند احمد بن حنبل ج4 ص420 رقم الحديث 4847)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

13- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوِتْرُثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔''

14- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وِتْرُاللَّيْلِ كَوِتْرِالنَّهَارِصَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔''

تین رکعت وتر ایک سلام سے:

1- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَايُسَلِّمُ فِىْ رَكْعَتَىِ الْوِتْرِ . (۳)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تین رکعت پڑھ کر ہی سلام پھیرتے تھے)

---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص232رقم الحدیث 7170)

(۲)(مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص503 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3455)

(۳)(سنن النسائی ج 1ص248 باب کیف الوتر بثلاث موطا امام محمد ص 150. 151 باب السلام فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبة ج 4 ص493، 494، من کان یوتر بثلاث او اکثر، رقم 6912، شرح معانی الآثار ج1 ص197 باب الوتر)

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايُسَلِّمُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَرْسَلْتُ اُمِّیْ لَيْلَةً لِتَبِيْتَ عِنْدَالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنْظُرَ كَيْفَ يُوْتِرُ فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّصَلِّیَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُاللَّيْلِ وَاَرَادَ الْوِتْرَ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَرَأَ فِی الثَّانِيَةِ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِالسَّلَامِ ثُمَّ قَرَأَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رات رہیں اور دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کس طرح پڑھتے ہیں؟ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات رہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، نماز پڑھی۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی پھر قعدہ کیا۔

پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہوگئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر دعائے قنوت پڑھی

---

(۱)(المستدرک للحاکم ج1 ص607 کتاب الوتر، رقم الحدیث 1180)

(۲)(الاستیعاب لابن عبدالبر ص934 رقم 742)

اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا دعائیں کیں۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔

وتر کی دوسری رکعت میں تشہد:

وتر رات کی نماز ہے، عام نمازوں کی طرح اس میں بھی دو رکعت پر تشہد کیا جاتا ہے۔ دو رکعت کے بعد تشہد کرنا درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ. (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت میں التحیات (یعنی تشہد) ہے۔

2- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا لَانَدْرِیْ مَانَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَاَنْ نُّسَبِّحَ وَنُكَبِّرَوَنَحْمَدَرَبَّنَا وَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِوَخَوَاتِمَهٗ فَقَالَ اِذَاقَعَدْتُّمْ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْاالتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ...... (۲)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کریں؟ بجز اس کے کہ تسبیح کہیں، تکبیر کہیں، اپنے پروردگار کی تعریف کریں اور یہ کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا بھلائی کی باتیں سکھلائی گئی ہیں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو **التحیات للہ** (آخر تشہد تک)

3- **عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰی**

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 194باب مایجمع صفة الصلوٰة ومایفتتح به ویختم به ،مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 134 باب من نسی التشهد، رقم الحدیث 3086 ، مصنف ابن ابی شیبة ج 3ص 47، قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین، رقم الحدیث 3040)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص 174 کیف التشهد الاول)

مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ رَکْعَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے۔‘‘

فائدہ: گزشتہ صفحات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین گزر چکے ہیں جن میں وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نماز مغرب میں دو رکعت کے بعد تشہد ہوتا ہے لہذا صلوۃ وتر میں بھی دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جائے گا۔

دعائے قنوت:

کتب احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان سب کا ماحصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۲)

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص 26 رقم الحدیث 15154)

(۲)(سنن الطحاوی ج 1 ص 177 باب القنوت فی الصلوٰۃ الفجر وغیر ھا ،رسالہ ابن ابی ذید القیروانی ص 29، کتاب الدعاء للطبرانی ص 237 ، مصنف عبد الرزاق ج 3 ص 31 باب القنوت، رقم الحدیث 4984 ،الحاوی الکبیر للماوردی ج 2 ص 355 ، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 518،فی قنوت الوتر من الدعاء، رقم الحدیث 6965 ،الشرح الکبیر لعبد الکریم الرافعی ج 4 ص 250 ،السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 210.211 باب دعاء القنوت)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری بہترین ثناء بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی دوڑتے ہیں ہم تیری بندگی کے لئے حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا:

-1 حضرت عاصم بن سلیمان الاحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْکَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْبَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَاناً اَخْبَرَنِیْ عَنْکَ اِنَّکَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ کَذَبَ اِنَّمَاقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا. (۱)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قنوت ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے بتایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رکوع کے بعد ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے۔ رکوع کے بعد تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔“

-2 **عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ**

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 136 باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ، صحیح مسلم ج 1ص 237 باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات)

رَکْعَاتٍ ...... وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْوِتْرِقَبْلَ الرَّکْعَۃِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں رکوع کرنے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔“

4- عَنِ الْاَسْوَدِ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَنَتَ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ ......وَفِیْ رِوَایَۃٍ...... بَعْدَ الْقِرَاۃِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ. (۳)

ترجمہ: حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ قراۃ کے بعد رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے۔“

دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا:

1- قَالَ[اَبُوْعُثْمَانَ]: کَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الْقُنُوْتِ.(۴)

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 248 اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ ، سنن ابی داؤد ج 1 ص209 باب القنوت فی الوتر) (۲) (سنن الدارقطنی ص 287،ما یقرء فی رکعات الوتر و القنوت فیه، رقم الحدیث 1647، مصنف ابن ابی شیبة ج 4ص521،522، فی القنوت قبل الرکوع او بعده، رقم الحدیث6984)

(۳) (قیام اللیل للمروزی ص228 ،مصنف ابن ابی شیبة ج 4ص520، فی القنوت قبل الرکوع او بعده، رقم الحدیث6972)

(۴) (جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 162،قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیهقی ج 2ص212 باب رفع الیدین فی القنوت)

ترجمہ: حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔''

2- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَءُ فِيْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

3- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ قُنُوْتِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دعاء قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے



(۱)(جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 163، مسند ابن الجعد ص 332 رقم الحدیث 2277، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 531،فی رفع الیدین فی قنوت الوتر، رقم7027،7028)

(۲)(قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج 3ص 41 باب رفع الیدین فی القنوت، مختصر کتاب الوتر للمقریزی 139 باب رفع الایدی عند القنوت)

نماز جمعہ

فرضیت جمعہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا فرض عین ہے۔ مریض، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنون کے علاوہ باقی لوگوں پر نماز جمعہ میں شریک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ سخت گنہگار رہوں گے

1: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِامْرَأَۃٌ أَوْ صَبِیٌّ أَوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ أَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ . (۱)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے، اور غلام کے۔ پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ہے۔“

2: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنَّ اٰمُرَ رَجُلاً یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ. (۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں

(۱)(سنن الدار قطنی ص 273، باب من تجب علیہ الجمعۃ، رقم الحدیث 1560،السنن الکبریٰ للبیھقی ج3 ص184 باب من لا تلزمہ الجمعۃ)

(۲)(صحیح مسلم ج1ص232 باب فضل صلوۃ الجماعۃ وبیان التشدیدالخ)

کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں آگ لگادوں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

آدابِ جمعہ:

1: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَأتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اس کو غسل کر لینا چاہیے۔

2: عَنْ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَھُوَ اَفْضَلُ.(۲)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ افضل کام ہے۔‘‘

فائدہ: مشہور فقیہ ومحدث اور شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سات صحابہ سے مروی ہے۔

(1) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (2) حضرت انس رضی اللہ عنہ (3) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ (6) عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ (7) ابن عباس رضی اللہ عنہما(۳)

3: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیُّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لاَ یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1ص 279 کتاب الجمعۃ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 57باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ ،سنن الترمذی ج 1ص 111 باب ما جاء فی الوضوء یوم الجمعۃ)

(۳)(عمدۃ القاری للعینی ج4 ص 642 باب وضوء الصبیان ومتیٰ یجب علیھم الغسل الخ)

الْـجُـمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُمَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُـمَّ يَـخْـرُجُ فَلاَ يُـفَـرِّقُ بَيْـنَ اثْـنَيْـنِ ثُـمَّ يُصَلِّىْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّاغُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمْعَةِ الْاُخْرٰى. (١)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جاکر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

4: **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَ ةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِىْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ : مَـعَـاشِـرَالْـمُـسْـلِـمِيْـنَ! اِنَّ هٰـذَا يَـوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.(٢)**

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے۔لہٰذا اس دن میں غسل کیا کرواور مسواک ضروراستعمال کیا کرو۔

جمعہ کی دواذانیں:

جمعہ کے دن دو اذانیں دی جائیں۔پہلی اذان خطبہ سے اتنی دیر پہلے ہونی چاہیے کہ لوگ مسجد میں آکر اطمینان سے سنتیں پڑھ سکیں اور دوسری اذان عربی خطبہ سے

---

(١)(صحیح البخاری ج 1ص 121. 124باب الدھن للجمعة)

(٢)(المعجم الکبیر للطبرانی ج11 ص 97 رقم 136قطعة من المفقود،المعجم الاوسط للطبرانی ج2ص 325رقم 3433)

پہلے دی جائے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ عَهْدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِيْ بَكْرٍوَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا أَمَرَعُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُعَلٰى ذٰلِكَ.(۱)

ترجمہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام زوراء پر دی جاتی تھی۔ پس امر اسی پر ثابت ہوگیا (یعنی دوسری اذان پر امت کا عمل شروع ہوگیا)

جمعہ کی رکعات:

4سنت 2فرض 4سنت 2سنت

1: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم.(۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز جمعہ کی دو رکعت، عید الفطر کی دو رکعت، عید الاضحیٰ کی اور سفر کی دو دو رکعات ہیں یہ نماز پوری ہے اسمیں کمی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر۔

فائدہ: اس سے جمعہ کے دو فرض ثابت ہوئے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج1ص 125 باب التأذین عندالخطبة)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص209 عددصلوة الجمعة، سنن ابن ماجة ج1ص74باب تقصیر الصلوة فی السفر، المعجم الاوسط للطبرانی ج2 ص 180 رقم 2943)

2: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّـهٗ کَـانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًاوَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا. (۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًاوَبَعْدَهَا اَرْبَعًا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

4: عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ کَانَ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ سِتًّا (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ 6 رکعت پڑھے۔''

5: عَـنْ اَبِـیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَـلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَااَرْبَعًا. (۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

6: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَالْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ(۵)

---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 3 ص 91 رقم 3959،نصب الرایۃ للزیلعی ج 2ص 206 باب

(۲)(جامع الترمذی ج 1ص 117، 118 باب فی الصلوۃ قبل الجمعۃ وبعدها،مصنف عبدالرزاق ج3 ص 131باب الصلوۃ قبل الجمعۃ وبعدها، رقم 5541،صلوۃ الجمعۃ) (۳)(شرح معانی الآثار ج1 ص 234 باب التطوع بعد الجمعۃ کیف هو)

(۴)(صحیح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع رکعات الخ)

(۵)(صحیح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع رکعات الخ)

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ان چھ میں سے پہلے چار رکعت پڑھے اوراس کے بعد دو رکعت۔

خطبہ جمعہ:

جمعہ کے دن امام منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دیتا ہے۔ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعَدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ،ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَايَتَكَلَّمُ،ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے، اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا:

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص163 باب الجلوس اذا صعد المنبر،سنن ابن ماجة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة)

1: خطبہ جمعہ درحقیقت ''ذکراللہ'' ہے:

یَـآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

امام التفسیر ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

﴿اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ﴾ اَیْ اِلَی الْخُطْبَۃِ عِنْدَ الْجُمْھُوْرُ. (۲)

ترجمہ: اللہ کے فرمان ''اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہ'' سے جمہور مفسرین کے ہاں خطبہ مراد ہے۔

تائید حدیث پاک سے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے، تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور توجہ سے ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ خطبہ دراصل ''ذکراللہ'' ہے۔ تو جس طرح ثناء، تعوذ، تسمیع، تحمید، التحیات وغیرہ ذکراللہ ہیں اور عربی زبان ہی میں پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح خطبہ کے لئے بھی عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

حکمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے خطبہ مختصر دیا جائے:

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)(سورۃ الجمعۃ :9) (۲)(تفسیر النسفی ج4 ص 201 سورۃ الجمعۃ)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 127 باب الاستماع الی الخطبۃ ،صحیح مسلم ج 1 ص 281 کتاب الجمعۃ)

بِاِقْصَارِ الْخُطَبِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مختصر خطبے پڑھنے کا حکم دیا۔'' عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں کی گئی آدھ یا پون گھنٹہ کی تقریر کو اگر مسنون خطبہ قرار دیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت لازم آئے گی۔

(2) عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر ہمیشگی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر مواظبت اور ہمیشگی ثابت ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں عجمی لوگ بھی موجود ہوتے تھے۔ جن کو تبلیغ دین ضرورت بھی تھی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی خطبے پر اکتفاء فرمایا۔ اسی طرح حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادوار میں اسلام جب جزیرہ عرب سے نکل کر دیگر عجم علاقوں میں پھیلا، لوگ عربی زبان سے ناآشنا تھے لیکن خطبہ جمعہ عربی میں ہی پڑھا گیا۔ عربی خطبہ پر امت مسلمہ کا توارث وتعامل واضح دلیل ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان ہی میں ہونا چاہیے

(3) اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات:

امت مسلمہ کے اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے لئے عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

1: امام یحیٰی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَيُشْتَرَطُ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ. (۲)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا شرط ہے۔

2: امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد الرافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَهَلْ يُشْتَرَطُ اَنْ تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ كُلُّهَا بِالْعَرَبِيَّةِ؟ وَجْهَانِ وَالصَّحِيْحُ اِشْتِرَاطُهُ .''(۳)

ترجمہ: کیا سارے خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے؟ اس میں دو وجہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے

(۱)(المستدرک للحاکم ج1 ص 584،الامر باقصار الخطب، رقم1105)

(۲)(کتاب الاذکار للنووی ص148 کتاب حمداللہ تعالیٰ)

(۳)(اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج3 ص368)

کہ عربی میں ہونا شرط ہے۔

3: شیخ الاسلام ابویحیٰی زکریا الانصاری فرماتے ہیں:

مِنْ شُرُوْطِهَا مَاسَبَقَ وَهُوَ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ (۱)

ترجمہ: شرائط میں سے ایک شرط جو پیچھے مذکور ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو۔

4: امام الہند شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعربی بودن نیز بجهت عمل مستمر مسلمین در مشارق ومغارب باوجود آنکه در بسیارے از اقالیم مخاطباں عجمی بودند. (۲)

ترجمہ: خطبہ کا عربی زبان میں ہونا، کیونکہ مسلمانوں کا مشرق ومغرب میں ہمیشہ کا عمل یہی رہا ہے (یعنی خطبہ کا عربی میں پڑھنے کا) باوجودیکہ بہت سارے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ تھے۔

5: عمدۃ المتأخرین علامہ ابوالحسنات عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَاشَكَّ فِيْ اَنَّ الْخُطْبَةَ بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ خِلَافُ السُّنَّةِ الْمُتَوَارِثَةِ مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّحَابَةِ فَيَكُوْنُ مَكْرُوْهًا تَحْرِيْمًا. (۳)

ترجمہ: اس بات میں شک نہیں کہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خطبہ دینا اس سنت کے خلاف ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر چلی آرہی ہے۔لہذا (غیر عربی میں خطبہ دینا) مکروہ تحریمی ہوگا۔

---

(۱)(اسنی المطالب فی شرح روض الطالب ج1 ص 258)

(۲)(مصفیٰ شرح مؤطا ص154)

(۳)(عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایۃ ج1 ص 200)

خطبہ کے وقت نماز وکلام کا ممنوع ہونا:

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلاَ صَلاَۃَ وَلَا کَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

2: حضرت نبیشہ الہذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَا لَهٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَهٗ وَکَلَامَهٗ. (۲)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ وخطبہ ختم کر لے۔

دیہات میں جمعہ نہیں:

نماز جمعہ کے لیے شہر یا مضافاتِ شہر کا ہونا ضروری ہے۔ دیہات میں جمعہ نہیں ہوگا۔ مندرجہ ذیل دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں:

---

(۱)(مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص 407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

(۲)(مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599،غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعۃ من الغسل و غیرہ)

1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو اور خرید وفروخت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔ (۲)

اس آیت میں اذانِ جمعہ کے سنتے ہی خرید وفروخت چھوڑنے کا حکم دیا جارہا ہے اشارہ ہے کہ جمعہ وہاں ہوگا جہاں خرید وفروخت کا سلسلہ جاری ہو اور ظاہر ہے کہ دیہات خرید وفروخت اور تجارت کی جگہ نہیں ہوتے بلکہ کاروباری مراکز شہر یا قریہ کبیرہ میں ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جمعہ دیہات میں نہیں ہوتا۔

(2): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے شہر جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں پڑھا گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ عَبْدَالْقَيْسِ لَمْ يُجْمِعُوْا اِلَّا بِاَمْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. (۴)

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ قبیلہ عبدالقیس والوں نے نماز جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی قائم

---

(۱)(سورۃ الجمعۃ :9) (۲)(ترجمہ حضرت تھانوی ؒ)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص 122 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

(۴)(فتح الباری ج2 ص 489 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

کیا تھا۔ بتصریح قاضی عیاض وفد عبدالقیس 8ھ کو فتح مکہ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ 8ھ سے قبل مسجد نبوی سے پہلے کسی اور مقام میں جمعہ نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس وقت تک اسلام دور دور تک پھیل چکا تھا۔ بیسیوں بستیاں مسلمانوں کی آباد ہو چکی تھیں، مگر جمعہ کہیں نہیں ہوتا تھا۔ معلوم ہوا کہ دیہات جمعہ کا محل نہیں ہے۔

فائدہ: سنن ابوداؤد کی روایت میں جواثی کو ''قریہ'' کہا گیا ہے۔ اس سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ 'جواثی' ایک دیہات تھا۔ اس لیے کہ قریہ کا لفظ خود قرآن کریم میں شہروں پر بھی بولا گیا ہے مثلاً:

''وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ''(۲)

ترجمہ: کفار کہنے لگے یہ قرآن دو قریوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا۔

ان دو قریوں سے مکہ اور طائف کے شہر مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ شہر پر بھی ''قریہ'' کا اطلاق لغت عرب میں عام ہے۔ نیز محققین حضرات نے بھی تصریح کی ہے کہ 'جواثی' شہر تھا۔

1: الشیخ ابوالحسن اللخمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّهَا مَدِيْنَةٌ (یہ شہر تھا)(۳)

2: امام ابوعبید عبداللہ البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِ الْقَيْسِ

---

(۱)(شرح مسلم للنووی ج1 ص34، فتح الملهم للعثمانی ج1 ص 524)

(۲)(سورۃ الزخرف: 31)

(۳)(فتح الباری لابن حجر ج4 ص489)

(یہ بحرین میں قبیلہ عبدالقیس کا ایک شہر تھا۔)(۱)

3: امام شمس الدین ابوبکر محمد بن ابی سھل السرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وَجُوَاثیٰ مِصْرٌ بِالْبَحْرَيْنِ.'' (جواثٰی بحرین کا ایک شہر ہے)(۲)

(3): **عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ.**(۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ جمعہ کے لئے اپنی اپنی جگہوں اور مضافات سے باری باری آتے تھے۔

مدینہ منورہ کے مضافات اور دیہاتوں میں جمعہ نہیں ہوتا تھا ورنہ وہ باری باری نہ آتے بلکہ سب کے سب آتے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔

(4) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو قباء میں قیام فرمایا، جو چودہ یا چوبیس دن کا تھا۔ ان ایام میں جمعہ بھی آیا لیکن کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس وہاں جمعہ پڑھا ہو یا دیگر لوگوں کو حکم دیا ہو۔ معلوم ہوا کہ دیہات نماز جمعہ کا محل نہیں۔(۴)

(5): خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

لاَ جُمُعَةَ وَلاَتَشْرِيْقَ اِلَّافِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ.(۵)

ترجمہ: جمعہ اور تشریق (عیدین) مصر جامع (شہر) کے بغیر نہیں ہو سکتے۔

---

(۱)(شرح سنن ابی داؤد للعینی ج4 ص 389 باب الجمعة فی القری)

(۲)(المبسوط للسرخسی ج 2 ص40) (۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 123 باب الرخصة ان لم يحضر الجمعة فی المطر) (۴)(ملخصاً بذل المجهود للشيخ السهارنپوری ج2 ص170)

(۵)(مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 70 باب القری الصغار رقم5189، مسند ابن الجعد ص 438 رقم 2990، السنن الكبریٰ للبيهقی ج 3 ص 179 باب العدد الذين اذا كانوا فی قرية وجبت عليهم الجمعة)

نماز تراویح 20 رکعت

رمضان مقدس کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے۔اس کی مخصوص عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی نماز تراویح بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔اس کی برکات کا یہ عالم ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔(۱)

حضور اکرم ﷺ اس ماہ مبارک میں کثرت سے عبادت فرماتے تھے۔چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ ثُمَّ لَمْ يَاْتِ فِرَاشَهٗ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.(۲)

ترجمہ: جب رمضان مبارک آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے، یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا اور آخری دس دنوں کے متعلق فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ.(۳)

ترجمہ: آپ ﷺ آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

اس لئے اس ماہ میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے پوری ہمت اور کوشش سے کرنی چاہیے۔

قیام رمضان یعنی نماز تراویح آپ ﷺ نے بیس رکعت ادا فرمائی ہیں۔اس پر حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ

---

(۱)(شعب الایمان للبیہقی ج3 ص 305 فضائل شهر رمضان ، مشکوۃ المصابیح ج1 ص173 کتاب الصوم)(۲)(شعب الایمان للبیہقی ج 3ص310 فضائل شهر رمضان)

(۳)(صحیح مسلم ج 1ص372 باب الاجتهاد فی العشر الاواخرالخ)

کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم، ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم، حضرات مشائخ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ عمل پیرا رہے۔ اسلامی ممالک میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت مسلمہ کا اسی پر اجماع و اتفاق ہے۔ چند احادیث وآثار اور فقہاء امت کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان بیس رکعت فرمایا کرتے تھے

1- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلَّی النَّاسَ اَرْبَعَۃً وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَاَوْتَرَبِثَلاَثَۃٍ. (۱)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چار (فرض)، بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ. (۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ تصریحات پیش ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

1- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَیَّ بْنَ

---

(۱)(تاریخ جرجان للسهمی ص 142)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص225 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟، رقم 7774)

کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ یَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَایُحْسِنُوْنَ اَنْ یَّقْرَؤُا فَلَوْقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ عَلَیْهِمْ بِاللَّیْلِ...... فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں ۔ (چنانچہ) فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور قرات اچھی طرح نہیں کر سکتے ۔

اگر آپ رات کو انہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بیس رکعتیں پڑھائیں ۔

2- عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانُوْایَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِعُمَرَبْنِ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ فِیْ شَهْرِرَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً قَالَ وَکَانُوْایَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِیْنِ وَکَانُوْایَتَوَکَّؤُنَ عَلٰی عِصِیِّهِمْ فِیْ عَهْدِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِیَامِ.(۲)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم با جماعت) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور (قاری صاحبان) سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے ۔

3- وَرَوٰی مَالِکٌ مِنْ طَرِیْقِ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ

---

(۱)(مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاف الخیرۃ المهرۃ للبوصیری ج 2ص 424 باب فی قیام رمضان، رقم الحدیث 2390)

(۲)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: امام مالک نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید کی روایت نقل کی ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں۔

4- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب القرظی (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

5- عَنْ يَّزِيْدَبْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۳)

ترجمہ: یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6- عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ اَمَرَرَجُلاً يُّصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۴)

ترجمہ: یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔

7- عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ

(۱)(فتح الباری لابن حجر ج 4ص321 باب فضل من قام رمضان،نیل الاوطار للشوکانی ج3 ص57،باب صلوۃ التراویح، تحت رقم الحدیث 946)

(۲)(قیام اللیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

(۳)(موطا امام مالک ص 98 ما جاء فی قیام رمضان)

(۴)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 5ص223، کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟ رقم 7764)

كَعُبٍ رضی اللہ عنہ فِیُ قِیَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّیُ بِهِمُ عِشُرِيُنَ رَكُعَةً(ا)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے

8- عَنُ اُبَیِّ بُنِ كَعُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَيًّا اَنُ يُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیُ رَمَضَان...... فَصَلّٰی بِهِمُ عِشُرِيُنَ رَكُعَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نے انہیں بیس رکعت پڑھائیں۔

9- عَنِ السَّائِبِ بُنِ يَزِيُدَ قَالَ ...... كَانَ الُقِيَامُ عَلٰی عَهُدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلاثَةً وَّعِشُرِيُنَ رَكُعَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔ چنانچہ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

كَانُوُا يَقُومُونَ عَلٰی عَهُدِ عُمَرَ بُنِ الُخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِیُ شَهُرِ رَمَضَانَ بِعِشُرِيُنَ رَكُعَةً قَالَ وَكَانُوُا يَقُرَؤُونَ بِالُمِئِيُنِ وَكَانُوُا يَتَوَكَّؤُوُنَ عَلٰی عِصِيِّهِمُ

(ا)(سنن ابی داؤد ج1 ص211 باب القنوت فی الوتر)

(۲)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 3ص367 رقم الحدیث1161)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص201 باب قیام رمضان، رقم الحدیث7763)

فِیْ عَھْدِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّۃِ الْقِیَامِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے.

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں۔ درج ذیل روایات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے۔

1- حَدَّثَنِیْ زَیْدُبْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ اَمَرَالَّذِیْ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاۃَ الْقِیَامِ فِیْ شَھْرِرَمَضَانَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُرَاوِحُ مَابَیْنَ کُلِّ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ فَیَرْجِعُ ذُوالْحَاجَۃِ وَیَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَاَنْ یُّوْتِرَ بِھِمْ مِنْ اٰخِرِاللَّیْلِ حِیْنَ الْاِنْصِرَافِ.(۲)

ترجمہ: امام زید اپنے والد امام زین العابدین سے وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنا آرام کا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

2- عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ اَمَرَرَجُلًا یُّصَلِّیْ بِھِمْ فِیْ رَمَضَانَ

---

(۱)(السنن الکبری للبھیقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان)

(۲)(مسند الامام زید ص 158. 159باب القیام فی شھر رمضان)

عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

3- عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِی عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَکَانَ عَلِیٌّ یُوْتِرُبِهِمْ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں:

کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ یُصَلِّیْ بِنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَیَنْصَرِفُ وَعَلَیْهِ لَیْلٌ قَالَ الْاَعْمَشُ: کَانَ یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَّیُوْتِرُبِثَلَاثٍ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص223، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم الحدیث 7763)

(۲)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(۳)(قیام الیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

اور گھر لوٹ جاتے تورات ابھی باقی ہوتی تھی۔ حدیث کے راوی امام اعمش فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ :

حضرت حسن بصری حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ اُبَیُّ بُنُ كَعُبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّىُ بِالنَّاسِ فِیُ رَمَضَانَ بِالُمَدِيُنَةِ عِشُرِيُنَ رَكُعَةً وَّيُوُتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ :

آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔ دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔ (۲)

فرماتے ہیں:

اَدُرَكُتُ النَّاسَ وَهُمُ يُصَلُّوُنَ ثَلَاثًاوَّعِشُرِيُنَ رَكُعَةً بِالُوِتُرِ. (۳)

ترجمہ: میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ اہل کوفہ کے مشہور و نامور مفتی ہیں۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبه ج 5ص 224، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم7766)

(۲)(تهذیب التهذیب لابن حجر ج 4ص488)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبه ج5ص 224، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم 7770)

سے بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔(۱)

آپ فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ. (۲)

ترجمہ :لوگ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ :

نامور تابعی ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔(۳)

آپ کے بارے میں روایت ہیں۔

عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَؤُمُّھُمْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .(۴)

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں،لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ:

اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے۔آپ حضرت ابن عباس ،حضرت عمر، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم وغیرہ کے شاگرد ہیں۔(۵)

---

(۱)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج1 ص168)

(۲)(کتاب الآثار بروایۃ ابی یوسف ص41 باب السھو، رقم الحدیث 211)

(۳)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3ص138)

(۴)(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان)

(۵)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 2ص679)

آپ کے بارے میں روایت ہے۔

اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِيْ رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: آپ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلة رحمۃ اللہ علیہ :

آپ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان سے روایت لی ہے۔ (۲)

آپ کے بارے میں ابوالخصیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَيُصَلِّيْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ :

جلیل القدر تابعی ہیں۔ تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے (۴)

آپ کے متعلق نافع بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

كَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۵)

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص224، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم 7768)

(۲)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 3ص107)

(۳)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(۴)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 3ص559)

(۵)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص223،224 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم 7765)

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ سے روایات لی ہیں۔ اہل کوفہ میں علمی مقام رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے ظلماً قتل کیا تھا۔(۱)

آپ کے متعلق اسماعیل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ سَعِيْدُبْنُ جُبَيْرٍيَؤُمُّنَا فِيْ شَهْرِرَمَضَانَ فَكَانَ يَقْرَءُ بِقِرَائَتَيْنِ جَمِيْعًا، يَقْرَءُ لَيْلَةً بِقِرَائَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ يُصَلِّىْ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قراءتیں پڑھتے تھے۔ ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پڑھتے (اور دوسری رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرات) آپ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت علی بن ربیعہ:

آپ حضرت علی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہم وغیرہ جلیل القدر صحابہ کے شاگرد ہیں۔(۳)

حضرت سعید بن عبید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّىْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَّ

---

(۱)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 2ص625)

(۲)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص204 باب قيام رمضان، رقم الحديث 7779)

(۳)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 4ص596)

یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ . (۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنتوں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ نے فرمائی یہ مقام امت میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لئے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ائمہ اربعہ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیس تراویح اور سولہ رکعت نفل کے قائل تھے۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

1- علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''بدایۃ المجتہد'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔ (۲)

2- امام فخر الدین قاضی خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اَلْقِیَامُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ سُنَّۃٌ ...... کُلَّ لَیْلَۃٍ سِوَی الْوِتْرِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ. (۳)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ ترویحے وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبہ ج5 ص 224 کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟رقم 7772)

(۲) (بدایۃ المجتہد ج 1 ص 214)

(۳) (فتاوی قاضی خان ج1 ص112)

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَاخْتَارَمَالِکٌ فِیْ اَحَدِقَوْلَیْہِ...... اَلْقِیَامَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۱)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند کیا ہے۔

دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ رکعت نفل تھی۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

-1 آپ فرماتے ہیں:

اَحَبُّ اِلَیَّ عِشْرُوْنَ ...... وَکَذَالِکَ یَقُوْمُوْنَ بِمَکَّۃَ. (۲)

ترجمہ: مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے، مکہ میں بھی بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔

-2 دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وَھٰکَذَااَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَابِمَکَّۃَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۳)

ترجمہ: میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْمُخْتَارُعِنْدَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ فِیْھَاعِشْرُوْنَ رَکْعَۃً وَبِھٰذَا قَالَ الثَّوْرِیُّ وَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیّ رحمۃ اللہ علیہم. (۴)

---

(۱)(بدایۃ المجتھد ج 1ص214) (۲)(قیام اللیل ص 159)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص 166باب ما جاء فی قیام شھر رمضان)

(۴)(المغنی لابن قدامہ ج2ص366، مسئلۃ 247)

ترجمہ: امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے اور امام سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔

حضرات مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم:

امت مسلمہ میں جو مشائخ گزرے ہیں ان کا عمل و اخلاق، کردار و سیرت اس امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں، جو یقیناً بیس رکعت قیام رمضان کی دلیل ہے۔ چند مشہور مشائخ عظام کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ ابوحامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّرَاوِیْحُ وَ هِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً وَکَیْفِیَّتُهَا مَشْهُوْرَةٌ وَهِیَ سُنَّةٌ مُّؤَکَّدَةٌ. (۱)

ترجمہ: تراویح بیس رکعتیں ہیں جن کا طریقہ معروف و مشہور ہے اور یہ سنت موکدہ ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنی مشہور کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں تراویح سے متعلق فرماتے ہیں:

صَلٰوةُ التَرَاوِیْحِ سُنَّةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً. (۲)

ترجمہ: صلوۃ تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

شیخ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ:

مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔ اپنی

---

(۱)(احیاء العلوم ج 1ص 242،243) (۲)(غنیۃ الطالبین ص 268.267)

مشہور زمانہ کتاب ''المیزان الکبری'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلتَّرَاوِیْحُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً. (۱)

ترجمہ: صلوۃ تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعت ہے۔

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح:

حرم مکہ وحرم مدینہ میں چودہ سو سال سے بیس رکعت سے کم تراویح پڑھنا ثابت نہیں، بلکہ بیس رکعت ہی متوارث ومتواتر عمل رہا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے سابق قاضی شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر'' التراویح اکثر من الف عام'' کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف فرما کر ثابت کیا ہے کہ چودہ سو سالہ مدت میں بیس رکعت متواتر عمل ہے، اس سے کم ثابت نہیں۔

جامعۃ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سے کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ مکۃ المکرمۃ کے استاذ شیخ محمد علی صابونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ ''الھدی النبوی الصحیح فی صلوۃ التراویح'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں شیخ صابونی رحمۃ اللہ علیہ نے عہد خلافت راشدہ سے لے کر عہد حکومت سعودیہ تک مکہ مکرمہ ومسجد حرام میں ہمیشہ بیس رکعات تراویح پڑھے جانے کا ثبوت دیا ہے۔

تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے:

1- عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ دَعَا عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثِ قُرَّاءٍ فَاسْتَقْرَئَھُمْ فَاَمَرَ اَسْرَعَھُمْ قِرَاءَ ۃً اَنْ یَّقْرَءَ لِلنَّاسِ ثَلَاثِیْنَ اٰیَۃً وَّاَمَرَ اَوْسَطَھُمْ اَنْ یَّقْرَءَ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ وَاَمَرَ اَبْطَاَھُمْ اَنْ یَّقْرَءَ لِلنَّاسِ عِشْرِیْنَ اٰیَۃً. (۲)

(۱)(المیزان الکبری ص 153) (۲)(السنن الکبریٰ للبیھقی ج 2ص497 باب قدر قرائتھم فی قیام شھر رمضان، مصنف ابن ابی شیبۃ ج5 ص220، 221، فی صلاۃ رمضان، رقم 7754)

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قراء کو بلایا اوران کی قرات سنی۔تو تیز قراءت کرنے والے کوحکم دیا کہ (تراوتح میں) لوگوں کو(ہر رکعت میں) تیس آیات پڑھائے۔معمولی تیز پڑھنے والے کوپچیس آیات اورآہستہ پڑھنے والے کوبیس آیات پڑھنے کاحکم دیا۔

2- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ اَمَّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فَلْیَاْخُذْ بِھِمُ الْیُسْرَ فَاِنْ کَانَ بَطِیْءَ الْقِرَائَۃِ فَلْیَخْتِمِ الْقُرْاٰنَ خَتْمَۃً وَاِنْ کَانَ قِرَاءَ تُہٗ بَیْنَ ذٰلِکَ فَخَتْمَۃٌ وَنِصْفٌ فَاِنْ کَانَ سَرِیْعَ الْقِرَائَۃِ فَمَرَّتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جوشخص رمضان میں لوگوں کونماز تراوتح پڑھائے۔وہ ان سے آسانی کا معاملہ کرے۔اگراس کی قرات آہستہ ہوتوایک ختم قرآن کرے درمیانی ہوتوڈیڑھ اوراگرتیز ہوتوپھر دوبارقرآن کاختم کرے۔

3- وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّہٗ کَانَ یَخْتِمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اِحْدٰی وَ سِتِّیْنَ خَتْمَۃً ثَلٰثِیْنَ فِی الْاَیَّامِ وَثَلٰثِیْنَ فِی اللَّیَالِیْ وَوَاحِدَۃً فِی التَّرَاوِیْحِ. (۲)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رمضان مبارک میں اکسٹھ (61) قرآن مجید ختم کرتے تھے،تیس دن میں اورتیس رات میں اورایک تراوتح میں

4- قَالَ الْاِمَامُ الْفَقِیْہُ الْمُفْتِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَصْکَفِیْ رحمۃ اللہ علیہ (وَالْخَتْمُ) مَرَّۃً سُنَّۃٌ وَّمَرَّتَیْنِ فَضِیْلَۃٌ وَّثَلَاثًا اَفْضَلُ (وَلَایُتْرَکُ)الْخَتْمُ (لِکَسْلِ الْقَوْمِ) (۳)

ترجمہ: مشہورفقیہ ومفتی امام محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تراوتح میں ایک بارختم کرنا سنت ہےدوبار باعث فضیلت اورتین بارافضل ہے،قوم کی سستی کی وجہ سےاسےترک نہ کیاجائے

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج5 ص222، فی صلاۃ رمضان،رقم7761)

(۲)(فتاوی قاضی خان ج 1ص112)

(۳)(الدر المختار ج 2ص601، باب التراویح)

5- فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

اَلسُّنَّۃُ فِی التَّرَاوِیحِ اِنَّمَا ھُوَ الْخَتمُ مَرَّۃً فَلَایَترُکُ لِکَسْلِ الْقَوْمِ. (۱)

ترجمہ: تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے، لوگوں کی کاہلی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔



نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

1: **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْھِمْ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ. (۲)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ آپ ﷺ صحابہ کو لے کر عیدگاہ پہنچے ان کی صف بندی کی اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

2: **عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَلتَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلیٰ عَلَی الْمَیِّتِ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ وَالثَّانِیَۃُ صَلَاۃٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالثَّالِثَۃُ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ وَالرَّابِعَۃُ تَسْلِیْمٌ. (۳)**

---

(۱)(فتاویٰ عالمگیریہ ج1 ص130)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص178 باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا)

(۳)(مصنف عبدالرزاق ج3 ص 316 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت، رقم 6462)

ترجمہ: مشہور تابعی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میت کے جنازہ پر پہلی تکبیر کے بعد ثناء دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود جبکہ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

3: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اَلْاُوْلٰى الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالثَّانِيَةُ صَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تُسَلِّمُ.(۱)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

ثناء:

1: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ آخر تک پڑھتے تھے۔

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ثناء میں ”وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ“ کے الفاظ بھی آئے ہیں:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ

(۱)(کتاب الآثار لابی حنیفة بروایة الامام محمد ص 48 باب الصلوة علی الجنازة رقم 238)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص143 باب نوع آخر من الذکر)

غَیُرُکَ.(۱)

ترجمہ: بندے کا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کہے:

سُبُحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتبَارَکَ اسُمُکَ وَتعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیُرُکَ.

ترجمہ ثناء: اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے، تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

درود شریف:

جنازہ پڑھنے والے کو دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیے۔ افضل درود درود ابراہیمی ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز جنازہ کے لیے لفظ بہ لفظ کوئی درود مقرر نہیں ہے۔

میت کے لئے دعا:

اگر میت بالغ ہے تو اس کے لئے دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغُفِرُ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیُرِنَا وَکَبِیُرِنَا و ذَکَرِنَا وَاُنُثَانَا،اَللّٰهُمَّ مَنُ اَحُیَیُتَهٗ مِنَّا فَاَحُیِهٖ عَلَی الُاِسُلَامِ وَمَنُ تَوَفَّیُتَهٗ مِنَّا فَتوَفَّهٗ عَلَی الُاِیُمَانِ(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے، ہمارے حاضر اور غائب کو بخش

(۱)(مسند الفردوس لابی شجاع الدیلمی ج 1ص214 رقم الحدیث 819)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 198 باب ما یقول فی الصلوة علی المیت ،مصنف عبدالرزاق ج3ص 313باب القرأة والدعاء فی الصلاة علی المیت رقم 6447)

دے ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں اورعورتوں کو بخش دے۔اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے تو ایمان کی حالت میں موت دے۔

اگرمیت نابالغ ہوتو.......:

حدیث میں آیا ہے: وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُدْعٰی لِوَالِدَیْہِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ

ترجمہ: نابالغ کی نماز جنازہ ادا کی جائے اوراس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نابالغ میت کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًاوَّ ذُخْرًا.(۲)

اسی طرح کے الفاظ حضرت حسن بصری سے بھی منقول ہیں۔(۳)

چونکہ حدیث میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں کی گئی اور حضرات سلف صالحین سے بھی مختلف الفاظ مروی ہیں اسی لئے فقہا نے تمام روایات کے پیش نظر ایک جامع دعا ذکر فرمائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا(۴)

ترجمہ: اے اللہ!اس بچہ کو ہمارا پیش رو بنا دے اور اسے ہمارے لیے باعث اجر بنا ،اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا اوراس کی سفارش قبول فرما۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج2 ص 97 باب المشی امام الجنازۃ)

(۲)(السنن الکبریٰ للبیہقی ج4 ص 10 باب السقط یغسل ویکفن ویصلی علیہ)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص178 باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ)

(۴)(الھدایۃ مع نصب الرایۃ ج 2 ص 279 فصل فی الصلاۃ علی المیت ، المحیط البرھانی ج2ص 328 الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،کنز الدقائق للنسفی مع البحر الرائق ج 2 ص 322 فصل السلطان احق بصلاتہ)

اگر نابالغ بچی کا جنازہ ہو تو اسی دعا میں ''اِجۡعَلۡهُ'' کی جگہ ''اِجۡعَلۡهَا'' اور ''شَافِعًا وَمُشَفَّعًا'' کی جگہ ''شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً'' کہے۔

فائدہ: احادیث میں چونکہ مختلف دعائیں مروی ہیں اس لیے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا کر لے۔

فَاِنۡ كَانَ لَايُحۡسِنُ يَأتِیۡ بِاَیِّ دُعَاءٍ شَاءَ. (۱)

ترجمہ: اگر یہ دعائیں اچھی طرح نہ مانگ سکے تو تو جو دعا چاہے مانگے۔

سلام:

1: **وَقَالَ[رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ]صَلُّوۡا عَلَى النَّجَاشِیۡ، سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيۡسَ فِيۡهَا رُكُوۡعٌ وَلَاسُجُوۡدٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيۡهَا وَفِيۡهَا تَكۡبِيۡرٌوَتَسۡلِيۡمٌ.** (۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ پر نماز پڑھو۔ آپ ﷺ نے جنازہ کو نماز کہا جس میں رکوع ہے، نہ سجدہ اور نہ ہی گفتگو کی جاتی ہے۔ اس میں تو تکبیرات اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔

2: حضرت ابراہیم ہجری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں **''ثُمَّ سَلَّمَ عَنۡ يَمِيۡنِهٖ وَعَنۡ شِمَالِهٖ''**(۳)

ترجمہ: پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلتَّسۡلِيۡمُ عَلَى الۡجَنَازَةِ مِثۡلُ التَّسۡلِيۡمِ فِی الصَّلٰوةِ. (۴)

---

(۱)(الفتاویٰ الهنديه ج1 ص 164 الصلوة على الميت)

(۲)(صحيح البخاری ج1 ص176باب سنة الصلوة على الجنازة)

(۳)(السنن الكبریٰ للبيهقی ج4ص 43باب من قال يسلم عن يمينه وعن شماله)

(۴)(السنن الكبریٰ للبيهقی ج4 ص 43 باب من قال يسلم عن يمينه وعن شماله،التلخيص الحبير لابن حجر ج2 ص 124 رقم 771)

ترجمہ: جنازے کا سلام دوسری نمازوں کے سلام کی طرح ہے۔

نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

2: عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَأَعْرِفَنَّ مَاصُلِّيَتْ عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ. (۲)

ترجمہ: حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں خوب جانتا ہوں کہ (عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) کسی بھی جنازہ پر نماز مسجد میں نہیں پڑھی گئی۔''

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ عَلَى الْجَنَازَةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ پہلی تکبیر کے وقت اٹھائے۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 2 ص 98 باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد،سنن ابن ماجۃ ج1ص 109 باب ما جاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد ،مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃفی المسجدرقم 6606)

(۲)(مصنف عبدالرزاق ج3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃفی المسجدرقم6607)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 206 باب ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ ،سنن الدار قطنی ج 2 ص 75 کتاب الجنائز ،باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عَلَی الْجَنَازَۃِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَایَعُوْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

3: عَنْ مُوْسیٰ بْنِ دِھْقَانَ قَالَ رَأَیْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَان یُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَۃِ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرَۃِ. (۲)

ترجمہ موسیٰ بن دہقان کہتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ ابان بن عثمان کو دیکھا کہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔

نماز جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیے:

1: حضرت ابوامامہ بن سہل سے نماز جنازہ کا سنت طریقہ مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں ''سِرًّا فِیْ نَفْسِہٖ''(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ آہستہ دل میں پڑھا جائے۔

2: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا اَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَااَبُوْبَکْرٍ وَّلَاعُمَرُ رضی اللہ عنہما فِیْ شَیْءٍ مَا اَبَاحُوْا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ .(۴)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمارے لیے نماز جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

---

(۱)(سنن الدار قطنی ج2 ص 75 کتاب الجنائز ،باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

(۲)(جزء رفع الیدین للبخاری ص156 رقم 186)

(۳)(السنن الکبریٰ للبیہقی ج4ص 39باب القرائۃ فی صلاۃ الجنازۃ)

(۴)(سنن ابن ماجۃ ج1ص108 باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ)

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ وَقَفْتُ عَلَیْہِ بَاحَ اَیْ جَھَرَ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ(۱)

ترجمہ: جہاں تک میری معلومات ہیں تو (حدیث کے لفظ) بَاحَ کا معنی جَھَرَ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں:

نماز جنازہ بذات خود دعا ہے، اس کے متصل بعد اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں۔اس لیے فقہاء ومحدثین نے اس سے منع فرمایا ہے۔چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

1: شارح مشکوۃ، سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا یَدْعُوْ بَعْدَ صَلٰوۃِ الجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِیَادَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ.(۲)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا نہ مانگے، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے۔

مشہور فقیہ شیخ علامہ محمد بن محمد بن شہاب بزازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا یَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ دَعَا مَرَّۃً.(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، کیونکہ اس نے ایک مرتبہ دعا کر لی ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں:

نماز جنازہ کے لیے ضروری ہے کہ میت سامنے ہو۔اگر میت سامنے نہ ہو تو

(۱)(التلخیص الحبیر لابن حجر ج2ص 123 رقم 771)

(۲)(المرقاۃ علی المشکوۃ ج4ص149،باب المشی بالجنازۃ)

(۳)(الفتاوی البزازیۃ ج 1ص 72)

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔اس لیے آنحضرت ﷺ کے دور مبارک سے اب تک امت کا تواتر عملی یہی رہا ہے کہ میت جنازہ پڑھنے والے کے سامنے ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک امر کی وضاحت ضروری ہے کہ نبی ﷺ نے جو حضرت اصحمہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھایا تھا اس کی حقیقت کیا تھی؟ آیا یہ غائبانہ تھا یا نہیں؟

اس بارے میں تمام روایات سامنے رکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ نماز جنازہ غائبانہ نہیں تھا، بلکہ آنحضرت ﷺ کے سامنے معجزۃً حضرت نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی میت رکھ دی گئی تھی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی تصور کر رہے تھے کہ جنازہ سامنے ہے چند روایات اور محققین کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ تُوُفِّیَ فَصَلُّوْا عَلَیْہِ قَالَ فَصَفَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَمَا نَحْسَبُ الْجَنَازَۃَ اِلَّا مَوْضُوْعَۃً بَیْنَ یَدَیْہِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے۔اس پر جنازہ پڑھو۔چنانچہ آپ ﷺ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھ لی۔آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھائی۔ہم یہی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے ہے۔

2: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَھُمْ لَا یَظُنُّوْنَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ (۲)

---

(۱)(مسند احمد ج15ص 98 رقم 19890) (۲)(صحیح ابن حبان ص 872 باب ذکر البیان بان المصطفی ﷺ نعی الی الناس النجاشی الخ، رقم 3102،التمھید لابن عبدالبر ج3 ص 140 تحت رقم145،الاستذکار لابن عبدالبر ج3 ص 28 کتاب الجنائز)

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی گمان کررہے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

3: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ معجزۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دور کی اشیاء بلا حائل سامنے پیش کر دی جاتی تھیں۔ مثلاً جنگ موتہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کا پورا نقشہ معجزۃً پیش کیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہے تھے کہ جھنڈا اب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہے، وہ شہید ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔(۱)

اسی طرح معراج سے واپسی پر جب کفار مکہ نے بیت المقدس کے متعلق سوالات کیے تو بیت المقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیا گیا اور تمام حجابات ہٹا دیے گئے (۲)

حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان کا جنازہ پڑھنا پسند کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں! انہوں نے اپنا پر زمین پر مارا جس سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگیا، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔(۳)

اسی طرح حضرت نجاشی کی میت بھی معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی۔ چنانچہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لِاَنَّہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ...... رُفِعَتْ لَہٗ جَنَازَتُہٗ کَمَا کُشِفَ لَہٗ عَنْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ حِیْنَ سَأَلَتْہُ قُرَیْشٌ عَنْ صِفَتِہٖ. (۴)

ترجمہ: کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ لایا گیا تھا جس طرح جب قریش نے بیت المقدس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو بیت المقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیا گیا۔

(۱)(نصب الرایہ ج2 ص 292) (۲)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص138 تحت رقم 145)

(۳)(مسند ابی یعلی ج7 ص 258 رقم 4268)

(۴)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص138 تحت رقم 145)

4: آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم دور دراز کے علاقوں میں فوت ہوئے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، اسی طرح حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں کسی غائب میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ درست نہیں۔

5: حضرت نجاشی کا جنازہ پڑھنا صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ محققین نے اس کے خصوصیت ہونے کی تصریح کی ہے۔

۱: امام یوسف بن عبداللہ بن محمد ابن عبدالبر (۱)

۲: علامہ عبدالرحمٰن الجزیری (۲)

۳: امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی (۳)



(۱)(التمهيد لابن عبدالبر ج3ص137,138)

(۲)(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ج1 ص 474 باب شروط صلوة الجنازة)

(۳)(معالم السنن للخطابی ج1 ص 270)

نماز عیدین

مسلمانوں کی خوشی وشادمانی کے لئے شریعت مطہرہ نے دوعیدوں کو مشروع کیا ہے، رمضان کے بعد عیدالفطر اور ۱۰ ذوالحجہ کو عیدالاضحیٰ ۔ان دومواقع پر نماز عید اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ مسلمان خوشی وغمی میں اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔

نماز عید کا طریقہ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دو رکعات چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔پہلی رکعت میں زائد تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد باندھ لئے جاتے ہیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیروں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے۔

اس طرح پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تین زائد تکبیریں مل کر چار تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیریں اور رکوع کی تکبیر مل کر چار ہوئیں۔یوں گویا کہ ہر رکعت میں چار تکبیریں ہوئیں۔

1: اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ اَبَامُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ وَحُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَةً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ رضی اللہ عنہ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذٰلِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَةِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْهِمْ.(۱)

ترجمہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص170 باب التکبیر فی العیدین ،السنن الکبریٰ للبیھقی ج 3ص 289 باب ذکر الخبر الذی روی فی التکبیر اربعا)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چار تکبیریں کہتے تھے، جنازہ کی تکبیروں کی طرح۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ) انہوں نے سچ کہا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میں بصرہ میں گورنر تھا تو وہاں بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا۔

2: عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَاب رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ عِیْدٍ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَاتَنْسَوْا کَتَکْبِیْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَقَبَضَ اِبْهَامَهٗ. (۱)

ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کرلیا۔

3: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیراتِ جنازہ کی تعداد میں اختلاف ہوا کہ چار، پانچ یا سات ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا اور کسی ایک صورت پر متفق ہونے کا مشورہ دیا۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

فَاجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ عَلٰی اَنْ یَجْعَلُوْا التَّکْبِیْرَ عَلَی الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّکْبِیْرِ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ فَاجْمَعَ اَمْرُهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ .(۲)

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج2 ص 371 باب صلوۃ العیدین کیف التکبیر فیھا)

(۲)(شرح معانی الآثار ج1ص319 باب التکبیر علی الجنائز کم ھو)

ترجمہ: تو انہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی چار تکبیریں ہیں نماز عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح۔ پس اس بات پر سب کا اتفاق ہوا۔

4: عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْمُوْسٰى رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاص رضی اللہ عنہ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى ...... قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ رضی اللہ عنہ سَلْ هٰذَا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فِى الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَائَةِ. (١)

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو ان سب سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مسئلہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں کہے۔ پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے دوسری رکعت میں تکبیر کہے پھر قراءت کرے، پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔

خطبہ عید:

نماز عید کے لیے دو خطبے ہیں:

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الْعِيْدَ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَ لَا اِقَامَةٍ

---

(١)(المعجم الكبير للطبرانى ج 4 ص 593 رقم 9402، مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 167 باب التكبير فى الصلوة يوم العيد رقم 5704)

وَ کَانَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ قَائِماً، یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِجَلْسَةٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے تھے اور ان کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّی فِی الْاَضْحٰی وَ الْفِطْرِ وَ یَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن نماز پڑھتے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا:

عَن اُمِّ عَطِیَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ یَوْمَ الْعِیْدِ حَتّٰی نُخْرِجَ الْبِکْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتّٰی نُخْرِجَ الْحُیَّضَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِهِمْ وَ یَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ، یَرْجُوْنَ بَرَکَةَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَ طُهْرَتَهٗ.(۳)

ترجمہ: ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن نکلیں، یہاں تک کہ ہم کنواری عورت کو بھی پردے کے ساتھ لے جاتیں اور حائضہ کو بھی۔ پس وہ مردوں کے پیچھے رہتیں تھیں، مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعاؤں کے ساتھ

---

(۱) (مسند البزار ج 3 ص 321 رقم الحدیث 1116، مجمع الزوائد للهیثمی ج 2 ص 439 رقم الحدیث 3239)   (۲) (صحیح البخاری ج 1 ص 131 باب المشی و الرکوب الی العید بغیر اذان و لا اقامة)   (۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 132 باب التکبیر ایام منی الخ)

دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی کی امید کرتیں۔

اس حدیث میں دعا سے دعاء خطبہ مراد نہیں لی جاسکتی، کیونکہ خطبہ میں صرف امام دعا کرتا ہے سامعین دعا نہیں کر سکتے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حائض عورتیں عیدین میں مردوں کے پیچھے کھڑی رہتیں، اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں۔ اس سے مردوں اور عورتوں سب کا دعا کرنا ثابت ہوتا ہے۔(۱)

فائدہ: عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں:

ابتداء اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات، مسائل اور آداب سے روشناس کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی۔ جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل و احکام سے واقف ہو گئیں تو انہیں ان اجتماعات سے روک دیا گیا۔ مندرجہ ذیل روایات اس پر شاہد ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھ لیتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ لَا یَخْرُجُ نِسَاءُ هٗ فِی الْعِیْدَیْنِ(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں نماز عیدین کے لیے نہیں جاتی تھیں۔

---

(۱)(امداد الاحکام از مولانا ظفر احمد عثمانی ج 1ص 743)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 120 باب خروج النساء ای المساجد الخ، صحیح مسلم ج1ص 183 باب خروج النساء الی المساجدالخ)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5845)

3: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ لَايَدَعُ اِمْرَأَةً مِّنْ اَهْلِهٖ تَخْرُجُ اِلٰى فِطْرٍ وَّلَااَضْحٰى .(۱)

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر بن عوام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی کسی عورت کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

4: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَ الْقَاسِمُ اَشَدَّ شَيْءٍ عَلَى الْعَوَاتِقِ ، لَايَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى.(۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ نوجوان عورتوں کے بارے میں بہت سخت تھے کہ انہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں نہیں جانے دیتے تھے۔

5: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ .(۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو عیدین کی نمازوں کے لئے جانا مکروہ ہے۔

نفل نمازیں

نمازتہجد:

فضیلت: نمازتہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت وافضلیت کی حامل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔

اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَالْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. (۴)

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5846)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5847)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5844)

(۴)(جامع الترمذی ج 1 ص 99باب ما جاء فی فضل صلوۃ اللیل)

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرُفاً تُریٰ ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ. (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں۔

وقت تہجد:

نماز تہجد کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتی ہیں۔

کَانَ یَنَامُ اَوَّلَهٗ وَیَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِرَاشِهٖ. (۲)

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں نیند فرماتے اور آخری حصہ میں بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے۔پھر اپنے بستر پر واپس آ جاتے۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج 2ص19 باب ماجاء فی قول المعروف)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 154 باب من نام اول اللیل و احیی آخرہ ،صحیح مسلم ج 1ص255 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تعداد رکعات تہجد:

آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ؟ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَّ ثَلَاثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُبِاَکْثَرَمِنْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَلَااَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ آپ کی وتر (مع تہجد) کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

2- عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکْعَاتٍ فِیْھِنَّ الْوِتْرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

3- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی بَعْدَالْعَتَمَۃِ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً.(۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص200 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص577 رقم الحدیث 1167)

(۳)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص576 رقم الحدیث 1165

فائدہ: آنحضرت ﷺ مندرجہ بالا رکعات مختلف اوقات میں پڑھتے تھے، لیکن اکثر معمول آٹھ رکعت تہجد کا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَزِیْدُفِیْ رَمَضَانَ وَلَافِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً. (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر)

نماز اشراق:

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَفِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُاللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِحَجَّۃٍ وَّ عُمْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے آپ ﷺ نے یہ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص154 باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان و غیرہ،صحیح مسلم ج 1ص254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ الخ،سنن النسائی ج 1ص248 باب کیف الوتر بثلاث)

(۲)(سنن الترمذی ج 1ص130 باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجدالخ ،الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

''مکمل'' کالفظ تین بار ارشاد فرمایا۔''

2- عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الْفَجْرَثُمَّ قَعَدَفِیْ مَجْلِسِہٖ یَذْکُرُاللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِاَنْ تَلْفَحَہٗ اَوْتَطْعَمَہٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالی آگ پر حرام کردیں گے کہ اسے کھائے۔''

3- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے:

ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْاَرْبَعَ رَکْعَاتٍ. (۲)

ترجمہ: پھر وہ دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعات۔

نماز چاشت:

فضیلت:

1- عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا کُفِیَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًافِی الْجَنَّۃِ. (۳)

---

(۱)(شعب الایمان للبیھقی ج 3ص85 فصل امشی الی المساجد، رقم الحدیث 2958،جامع الاحادیث للسیوطی ج 20 ص494 رقم الحدیث 22717)

(۲)(الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص 178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

(۳)(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالی اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنا دیں گے۔

2- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّـهٗ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سَلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی. (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنھیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

1- حدیث ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔(۲)

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲)(مجمع الزوائد للهیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

-2 حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًاوَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ . (۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

-3 **عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ...... وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى...... وَذٰلِكَ ضُحًى. (۲)**

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع وسجود پورا کر رہے تھے۔ ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

-4 حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ جس میں دو رکعت کا ذکر ہے۔ پیچھے گزر چکی ہے (۳)

چاشت کا وقت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) (صحیح مسلم ج 1 ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲) (مشکوٰۃ المصابیح ج 1 ص 115 باب صلوۃ الضحی، صحیح مسلم ج 1 ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۳) (صحیح مسلم ج 1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)



صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. (۱)

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلسنے لگیں۔

بقول ملاعلی قاری یہ وقت دن کے چوتھائی حصہ سے شروع ہوجاتا ہے۔(۲)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ ضحیٰ (چاشت) کوصلوۃ الاوابین بھی کہاجاتا ہے۔

نمازاوابین:

نمازمغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔احادیث میں اس کا بڑا ثواب منقول ہے۔

1- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَابَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اوران کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

2- حضرت عماربن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 257 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ)

(۲)(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص116 باب صلوۃ الضحی)

(۳)(جامع الترمذی ج 1ص98 باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب،سنن ابن ماجۃ ج 1ص98 باب ما جاء فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء،الترغیب و الترھیب للمنذری ج 1ص227 الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

زَبَدِالْبَحْرِ . (۱)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ: اس نماز کو ''اوابین'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درج ذیل آثار سے ثابت ہے۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ مَابَيْنَ اَنْ يَّنْكَفِتَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ يُّثَوَّبَ اِلَى الْعِشَاءِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ ''صلوۃ الاوابین'' کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

2- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اِنَّ الْمَلَا ئِكَةَ لَتَحُفُّ بِالَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ وَهِيَ صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ ''صلوۃ الاوابین'' ہے۔



---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5 ص255 رقم الحدیث 7245،مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص483 باب الصلوة قبل المغرب و بعدها، رقم الحدیث 3380 ،الترغیب والترهیب للمندری ج1 ص227 الترغیب فی الصلوة بین المغرب و العشاء)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج 4ص266،267،فی الصلوة بین المغرب و العشاء، رقم 5973)

(۳)(شرح السنة للبغوی ج 2ص439 باب الصلوة بین المغرب و العشاء ، رقم الحدیث 892)

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) بار یہ تسبیح سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر پڑھنی چاہئے۔طریقہ اس حدیث میں منقول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ یَاعَبَّاسُ! یَاعَمَّاہ! اَلَااُعْطِیْکَ اَلَاأَمْنَحُکَ اَلَاأَحْبُوْکَ اَلَاأَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَااَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَاللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَ حَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرَخِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَالْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُخَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَاوَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَاوَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَکَ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا فَذَالِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَافِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَھْرٍمَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّۃً. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص190 باب صلوۃ التسبیح ، جامع الترمذی ج 1ص109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص99 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح،الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص268 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کوارشاد فرمایا۔اے چچا! کیا میں آپ کوایک ہدیہ،تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرمادیں۔وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر** پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں) ہر رکعت میں یہ کل ۷۵ پچھتر بار ہوگئے۔آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کرسکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

ایک دوسرا طریقہ بھی صلوۃ التسبیح کے متعلق مروی ہے۔وہ یہ کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح پندرہ بار پڑھے۔پھر رکوع سے پہلے رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہوجائے۔باقی ترتیب وہی ہے۔(۱)

(۱)(جامع ترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح،الترغیب والترہیب للمنذری ج 1ص 269 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

دونوں طریقوں میں سے جس کو اختیار کرے، اس کے مطابق پڑھ سکتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ تسبیح ہر رکعت میں پچہتر بار ہونی چاہیے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

آدمی کو جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھے۔ پھر باری تعالیٰ کی حمد وثناء کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور عاجزی وانکساری سے دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائیں گے۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِلَی اللّٰہِ حَاجَۃٌ اَوْاِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰہِ وَلِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لْیَقُلْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَاھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَ لَاحَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی طرف یا مخلوق کی طرف کوئی ضرورت ہو تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے:

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص108 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، سنن ابن ماجۃ ج 1ص98 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ،الترغیب والترھیب للمندری ج 1 ص273الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ و دعائھا)

(ترجمہ یہ ہے) اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالی پاک ہے، عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے۔ (اے اللہ!) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کو واجب کرنے اور بخشش کو لازم کرنے والی چیزوں کا، اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی کا۔

میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم کو دور کئے بغیر نہ چھوڑ، اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کا سبب ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات!

2- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُتِمُّھُمَا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَاسَاَلَ مُعَجِّلاً اَوْمُؤَخِّرًا. (۱)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالی اس کے سوال کو جلدی یا دیر سے ضرور پورا کرے گا۔

تحیۃ الوضوء

اس کی دو رکعتیں ہیں۔ وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:

1- **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بَلَالُ! حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ**

---

(۱)(مسند احمد بن حنبل ج 18 ص568 رقم الحدیث 27370، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1ص1362 باب صلوۃ الحاجۃ)

يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ ؟قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةِ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ . (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے بلال! مجھے بتا کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا ایسا عمل تو کوئی نہیں، لیکن اتنی بات ہے کہ جب بھی میں نے طہارت کی ہے (وضو وغیرہ) دن میں یا رات کو کسی بھی وقت تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہو سکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔''

2- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (۲)

ترجمہ: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ قلب وظاہر کی تمام توجہ ان دو رکعات کی طرف ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

3- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص154باب فضل الطھور باللیل و النھار ،صحیح مسلم ج 2ص292باب من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک و بلال رضی اللہ عنہ ، الترغیب والترھیب للمنذری ج1 ص106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص122 باب الذکر المستحب عقب الوضوء،سنن النسائی ج 1ص36 باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین)

وُضُوْئَہٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَایَسْھُوْفِیْھِمَاغُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جن میں غفلت نہ برتی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہوتو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَادَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ. (۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صلوۃ استخارہ

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کرسکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہوجائے اسی کو اختیار کرے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُنَا

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج1 ص138 باب الکراھیۃ الوسوسۃ و حدیث النفس فی الصلوۃ،شرح السنۃ للبغوی ج 2ص524 باب فضل من تطھر فصلی عقبیہ، رقم الحدیث 1008،الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص63 باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین،صحیح مسلم ج 1ص248باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین الخ)

اَلْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے تو دو رکعتیں نماز (استخارہ) پڑھو پھر یہ دعا مانگو: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے دین، زندگی، انجام کار اور میری دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں دے دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے اور اگر تو اس کام کو میرے دین، زندگی، انجام کار اور دنیا وآخرت کے لئے

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص155 باب لا جاء فی التطوع مثنی مثنی،سنن ابی داؤد ج 1ص222 باب فی الاستخارۃ،جامع الترمذی ج 1ص109باب ما جاء فی صلوۃ الاستخارۃ)

برا سمجھتا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی فرما۔

صلوۃ التوبہ

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًاثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّاغَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَافَعَلُوْافَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْااَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ الْاٰيَةِ (آل عمران: 135)(١)

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور اللہ تعالی سے معافی مانگے تو اللہ تعالی اسے معاف فرما دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

صلوۃ سفر:

سفر پر جاتے وقت اور سفر سے واپسی پر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

---

(١)(جامع الترمذی ج 1ص92 باب ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص100 باب ما جاء فی ان الصلوۃ کفارۃ ،سنن ابی داؤد ج 1ص220 باب فی

1- عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاخَلَفَ عَبْدٌعَلٰی اَھْلِہٖ اَفْضَلَ مِنْ رَّکْعَتَیْنِ یَرْکَعُھُمَاعِنْدَھُمْ حِیْنَ یُرِیْدُ السَّفَرَ.(۱)

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل شے نہیں چھوڑتا۔

2- عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَاخَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ.(۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو سفر پر نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر۔

3- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اُرِیْدُاَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْبَحْرَیْنِ فِیْ تِجَارَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلِّ رَکْعَتَیْنِ .(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورعرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تجارت کے سلسلے میں بحرین جانا چاہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نماز پڑھ لو۔

4- عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ لَایَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَاراً فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ .(۴)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص552،553، الرجل یرید السفرالخ، رقم 4914)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص553 باب الرجل یرید السفر،رقم 4915)

(۳)(مجمع الزوائد ج 2ص 572باب الصلوٰۃ اذا اراد سفرا، رقم الحدیث 3684)

(۴)(صحیح مسلم ج 1ص 248 باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر)

چاشت کے قریب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ جب واپس آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

5- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَادَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَدْخَلَ السُّوْءِ وَاِذَاخَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَخْرَجَ السُّوْءِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرو، تو یہ تمہیں برے داخلے سے روک دیں گی اور جب سفر کے لئے نکلو تو بھی دو رکعتیں پڑھو یہ تمہیں باہر جانے کی برائی سے روک دیں گی۔

صلوۃ استسقاء

اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت صلوۃ الاستسقاء پڑھی جاتی ہے اور کبھی صرف دعا مانگی جاتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں دونوں طریقے منقول ہیں۔

1- عَنْ عُبَّادِبْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ (عَبْدُاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَلَّبَ رِدَائَهٗ. (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے، قبلہ کی طرف منہ فرمایا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر کا رخ

---

(۱)(مجمع الزوائد ج 2ص 572 باب الصلوٰۃ اذا دخل منزلہ، رقم الحدیث 3686)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص140 باب الاستسقاء فی المصلی، صحیح مسلم ج 1ص 293 کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

بدلا۔(یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کیا)

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَمَارَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَحَطَ الْمَطَرُفَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّسْقِیَنَافَدَعَا فَمُطِرْنَافَمَاکِدْنَااَنْ نَّصِلَ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَانُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْمُقْبِلَۃِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْغَیْرُہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّصْرِفَہٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَاوَلَاعَلَیْنَاقَالَ لَقَدْرَاَیْتُ السَّحَابَ یَتَقَطَّعُ یَمِیْناً وَّشِمَالاً یُمْطَرُوْنَ وَلَایُمْطَرُاَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ.(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ (بارش برسا کر) ہمیں سیراب کر دے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں کو بمشکل واپس ہوئے۔ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ دائیں بائیں بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اس طرف (یمن اور شام) تو بارش ہو رہی تھی لیکن مدینہ میں نہیں ہو رہی تھی۔



(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 138 باب الاستسقاء علی المنبر، صحیح مسلم ج 1 ص 293 کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

نماز کے متفرق مسائل

فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی:

آنحضرت ﷺ نے فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔لہذا اگرنمازی ایسے وقت میں آئے کہ جماعت کھڑی ہوچکی ہو،تو یہ دیکھے کہ اسے جماعت کی ایک رکعت مل جانے کا امکان ہوتو پہلے دورکعت سنتیں پڑھ لے پھر جماعت میں مل جائے اور اگر یہ خیال ہوکہ سنتوں میں مشغول ہواتو جماعت کی دونوں رکعتیں نکل جائیں گی،تو جماعت میں شریک ہوجائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

درج ذیل احادیث وآثاراس بارے میں مروی ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دورکعتوں کی کرتے تھے۔

2: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑ وخواہ تمہیں گھوڑے روندڈالیں۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ نَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ يُصَلِّيْ الْفَجْرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.(۳)

ترجمہ عبداللہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔تو آپ نے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں۔آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔

4: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ

(۱)(صحيح البخارى ج1 ص156باب تعاهد ركعتى الفجر،صحيح مسلم ج 1ص251 باب استحباب ركعتى الفجر والحث عليها)(۲)(سنن ابى داؤد ج 1 ص 186 باب فى تخفيفهما [ركعتى الفجر]،شرح معانى الآثار ج 1 ص209باب القرأة فى ركعتى الفجر)(۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص294 باب هل يصلى ركعتى الفجر اذا أقيمت الصلوة، رقم 4034)

فِی الصَّلٰوۃِ لَأَعْمَدَنَّ اِلٰی سَارِیَۃٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ لَارْکَعَنَّھُمَا ثُمَّ لَاُکَمِّلَنَّھُمَا ثُمَّ لَااَعْجَلُ عَنْ اَکْمَالِھِمَا ثُمَّ اَمْشِیْ اِلَی النَّاسِ فَاُصَلِّیْ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جبکہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی سنتوں کی دو رکعتیں ادا کرونگا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اوران کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا۔ پھر جا کرلوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤں گا۔

5: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے:

’’جَاءَ مَرَّۃً وَھُمْ فِی الصَّلَاۃِ فَصَلَّاھُمَا فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَصَلّٰی مَعَھُمْ وَلَمْ یُصَلِّھِمَا‘‘.(۲)

ترجمہ: آپ ایک بار آئے جب کہ لوگ نماز میں تھے۔تو آپ نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں (پھر جماعت میں شامل ہوئے) پھر دوسری مرتبہ آئے اور انکے ساتھ جماعت میں شریک ہوگئے اور دو رکعتیں نہ پڑھیں۔

6: عَنِ الْحَسَنِ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ تَکُنْ رَکَعْتَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلِّھُمَا ثُمَّ اُدْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ.(۳)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز میں ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ شریک ہوجاؤ۔

فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے:

1: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ.(۴)

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص294 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4033) (۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 393،394،فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر، رقم 6480) (۳)(مصنف عبد الرزاق ج 2 ص295 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4038) (۴)(صحیح البخاری ج1 ص83, صحیح مسلم ج1 ص275)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ نماز صبح کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

2: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

3: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کی وجہ سے مسبوق ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّی الرَّکْعَةَ الَّتِیْ سَبَقَ بِهَا وَلَمْ یَزِدْ عَلَیْهَا شَیْئاً.'' (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ ادا فرمائی اور اس پر کچھ زائد (رکعتیں یعنی سنت) نہیں پڑھیں۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص96 باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص 23 باب المسح علی الخفین، معارف السنن للشیخ البنوریؒ ج4 ص97 استدلالاً)